موجِ غزل

کتابی سلسلہ نمبر ۱۴۱

فیس بک عالمی ادبی گروپ موجِ غزل کے "موجِ غزل طرحی مشاعرہ" رنگ کے تحت
منعقدہ مشاعرہ نمبر ۱۷۱ بتاریخ ۲۷ جولائی ۲۰۱۹ء پر مبنی برقی کتاب

موجِ غزل

روز شعر کہتا ہوں، شاعری کا موسم ہے

گروپ منتظمین:

ہاشم علی خان ہمدم
نوید ظفر کیانی
روبینہ شاہین بینا
نادیہ سحر
قدسیہ ظہور

مرتبہ:

نوید ظفر کیانی

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام

mudeer.ai.new@gmail.com

ترتیب

شاعری کا موسم

حرف حرف خوشبو ہے اور شاعری کا موسم عروج پر ہے۔ حرفِ جاں ادراک میں پہنچتا ہے اور شعری لباس میں قرطاس کی زینت بنتا ہے۔ قرطاس کا پھیلاؤ کتاب چہرہ تک حرف کے امکان کا سراغ دیتا ہے۔ اِس امکان کی سطح پر موج غزل اپنا ادبی سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ موج در موج تخلیقی دھارے پر کئی رنگ نمودار ہو چکے ہیں۔ اساتذہ کے کہے ہوئے مصرع پر مشقِ سخن خوب صورت ادبی روایت ہے، جسے جدت سے نبھانا موج غزل کا خاصہ ہے۔ کاروانِ موجِ غزل جید شعرا کی راہ نمائی میں رواں دواں ہے۔ موجِ غزل رنگ اہلِ موجِ غزل کے لیے مخصوص ہے جس میں دیرینہ ممبران کے مصرع پر سخن وری کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اِس بار بزرگ شاعر جناب ضیاء شہزاد صاحب کے مصرع پہ خوب صورت کلام تخلیق کیا گیا۔ بزرگ شاعر محترم ضیا شہزاد منفرد اسلوب کے حامل استاد شاعر ہیں جن کے مصرع پر شعر کہنا اعزاز ہے۔ امن و سلامتی کے پیغام کے ساتھ محبت بھری شاعری کا گلدستہ پرخلوص اہلِ ادب کے نام حاضر ہے۔ شاد باد اور سر سبز و شاداب رہیں۔ آمین۔

نائلہ علی خان ہمدم



احمد علی برقی اعظمی

نام احمد علی، تخلص برقی اعظمی، تعلیم ایم اے اردو، فارسی اور فارسی زبان و ادب میں پی ایچ ڈی۔ آل انڈیا ریڈیو پر مترجم و فارسی اناؤنسر رہے ہیں۔ فی الحال ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے ہیں۔ نئی دہلی، بھارت میں مقیم ہیں۔ شاعری کی ابتدا سنِ شعور سے ہی ساتھ ہولی تھی۔ اصنافِ سخن میں نظم و غزل ابلاغ کے اظہار کا محبوب ذریعہ ہے۔ ایک شعری مجموعہ ''روحِ سخن'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ ایک شعری مجموعہ ''محشرِ خیال'' کے عنوان سے ابھی زیرِ ترتیب ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

نہ ہو جو قاری و سامع پہ کچھ اثر انداز
فریب محض ہے برقی وہ شاعری کیا ہے

غزل

میرے دیدہ و دل میں تشنگی کا موسم ہے
اُس کی چشمِ میگوں میں میکشی کا موسم ہے

فرشِ راہ ہیں آنکھیں وہ ابھی نہیں آیا
کہہ رہا تھا جو مجھ سے دل لگی کا موسم ہے

اُس کا دلنشیں چہرہ ہے مرے تصور میں
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"

یاد ہے مجھے اب بھی اس کا وعدۂ فردا
کیسے اُس کو سمجھاؤں آگہی کا موسم ہے

وہ مرے درِ دل پر جانے دے گا کب دستک
میرے قلبِ مضطر میں بے بسی کا موسم ہے

تازگی تھی جو اِن میں ہو گئی ہے وہ عنقا
جسم و جاں میں اب میرے خستگی کا موسم ہے

کیا جواب دوں اُن کو زہر خند کا اُن کے
وہ جو مجھ سے کہتے ہیں آپ ہی کا موسم ہے

فصلِ گُل بھی ہے برقیؔ ان دنوں خزاں دیدہ
گلشنِ محبت میں دلکشی کا موسم ہے



اسامہ بابر

نام اسامہ بابر، تخلص بابر۔ تعلیم ابھی میٹرک تک ہے۔ تعلق ضلع عمرکوٹ سے ہے لیکن رہائش پذیر کنری میں ہیں۔ لڑکپن نہیں بلکہ بچپن سے مزاج شاعرانہ ہے۔ باقاعدہ شاعری کا آغاز ۲۰۱۶ء سے کیا۔ تادمِ تحریر کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم اِتنا مواد اکٹھا ہو گیا ہے کہ کتاب شائع ہو سکے۔ اِن شاء اللہ اس ضمن میں جلد ہی کوئی خبر ملے گی۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے:

ممکن ہے میری عید ہو
اِس بار تیری دید ہو

غزل

دوستوں کے نگری میں دشمنی کا موسم ہے
اب میانِ اعزاء ہی بے بسی کا موسم ہے

روز گیت گاتا ہوں، نغمگی کا موسم ہے
"روز شعر کہتا ہوں، شاعری کا موسم ہے"

نہ تو بھیج دے ساقی میکدے سے مجھ کو بھی
آج پینے دے مجھ کو، میکشی کا موسم ہے

پھر بہار آئی ہے، پر نہیں کوئی پنچھی
کیا ہوا ہے آخر کیوں، خامشی کا موسم ہے

جھٹپٹا ہے کیوں ہر سو، دور کر دو اندھیارے
رخشاں کر دو بام و در، روشنی کا موسم ہے

قیس ہو یا ہو جھنگ کا رانجھا، کچھ نہیں یارو!
ہم بھی عشق کرتے ہیں، عاشقی کا موسم ہے



اسیر ایاز

نام ایاز حسین چنہ، تخلص اسیر ایاز، تعلیم انٹر پاس۔ ملازمت کے پیشے سے منسلک ہیں۔ پوسٹ آفس رادھن اسٹیشن تعلقہ میہڑ تحصیل دادو سندھ پاکستان میں مقیم ہیں۔ شاعری ابتدا ۲۰۱۱ء میں کی۔ اصناف سخن میں نعتِ رسولِ مقبول کو محبوب ذریعۂ اظہار تصور کرتے ہیں۔ کتاب تادمِ تحریر کوئی شائع نہیں ہوئی۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

عشق کے عتاب کی ہے شکار زندگی
میرے ہاں سو اُترے بے بسی کا موسم ہے

ای میل aseerayazchanna@gmail

غزل

دیکھ کہ جوانی کی دل کشی کا موسم ہے
جام اِک پلا ساقی! مئکشی کا موسم ہے

بیقرار یہ دل ہے ایک غمزہ کے خاطر
دل کے اس مکاں میں اب تیرگی کا موسم ہے

بے نقاب رخ ہوا ماہتاب تیرا جب
تب مکان میں مرے چاندنی کا موسم ہے

چشمِ میگوں سے مجھ کو مت بنا مریضِ عشق
موت دے نہ عاشق کو زندگی کا موسم ہے

پیار سے گلے لگ جا، یار انبساط میں
آ قریب اب تھوڑا، دلبری کا موسم ہے

عشق نے بنا ڈالا اک سخنور مجھ کو بھی
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"

عشق کے عتاب کی ہے شکار زندگی
میرے ہاں سوا ترے بے بسی کا موسم ہے

زلف میں اسیر نہ رکھ مجھے بکھیر کر
تم کرو رہا ابھی عاشقی کا موسم ہے



اشعر نورانی

نام خبیرالاسلام رضوی، تخلص اشعر نورانی، ولدیت محمد جہانگیر عزیزی، ۲؍نومبر ۱۹۸۷ء کو پوکھری کلاں، پوسٹ سریڈیہ، تھانہ برواڈیہ، ضلع لاتیہار، صوبہ جھارکھنڈ، انڈیا میں پیدا ہوئے۔ پیشہ درس و تدریس امامت و خطابت ہے۔ تعلیم حافظ و قاری عالم و فاضل مع ڈی ایلیڈ کورس ہے۔ شاعری کا آغاز ۲۰۱۲ء میں کیا۔ حمد، نعت، غزل، نظم، منقبت، طنز و مزاح اظہارِ ذات کے وسیلے ہیں۔ فی الحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ زیر طبع کتابوں میں کلامِ اشعر، نغماتِ اشعر، متاعِ اشعر، حراء کا نور، مجموعۂ مناقب، مجموعۂ نعت، بلبلِ جھارکھنڈ، گلستانِ اشعر وغیرہ شامل ہیں۔

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

ذکر شاہِ بطحا ﷺ سے یہ خوشی کا موسم ہے
مصطفیٰ ﷺ کے صدقے میں دلکشی کا موسم ہے

یا نبی ﷺ بلا لیجے مجھ کو بھی مدینے میں
جا رہے ہیں دیوانے حاضری کا موسم ہے

آمدِ شہِ دیں ﷺ کی بات ہی نرالی ہے
ہر طرف اجالے ہیں اور خوشی کا موسم ہے

مصطفیٰ ﷺ شہِ والا آپ کی محبت میں
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"

جا رہے ہیں وہ دیکھو لوگ جانبِ طیبہ
جان و دل لٹاتے ہیں بے خودی کا موسم ہے

میری دید کی حسرت یا نبی ﷺ مٹا دیجئے
آہ سونی آنکھوں میں تشنگی کا موسم ہے

زائرِ مدینہ تم مصطفیٰ ﷺ سے کہہ دینا
دیکھا قلبِ اشعر میں بے بسی کا موسم ہے



اعجاز کشمیری

نام اعجاز کشمیری، تخلص اعجاز، پی ایچ ڈی میں زیرِ تعلیم ہیں۔ تاحال کسی پیشے سے منسلک نہیں ہوئے۔ تعلق بھمبر آزاد کشمیر سے ہے تاہم فی الحال چین کے شہر ینگچو میں مقیم ہیں۔ شاعری کی ابتدا دوسری جماعت سے کر دی تھی۔ شاعری میں جن اصناف سخن میں طبع آزمائی کی، اُن میں غزل، نظم، قطعات وغیرہ شامل ہیں۔ سحر دوپٹہ کے نام سے ایک تصنیف زیرِ طبع ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

سمجھا ہے قاری شعر دو سطریں ہیں اور کچھ بھی نہیں
لکھنے میں کتنا خُوں جلا ہے اُس کو اِس کی کیا خبر

ای میل ایڈریس: drijazi@gmail.com

غزل

آشنا کہاں اب تو اجنبی کا موسم ہے
مر چکی محبت، یہ دوستی کا موسم ہے

آئیں شب کی خاموشی سے کریں ذرا باتیں
پچھلا پہر ہے شب کا تشنگی کا موسم ہے

ہے رقیب بھی اب کے حصے دارِ اُلفت میں
یہ کہا ہے ناصح نے عاشقی کا موسم ہے

سجدے میں ریا کاری اس وجہ سے ہے شامل
کہہ نہ دے کہیں کافر مولوی کا موسم ہے

بدتمیز انساں ہی ہے عزیز لوگوں کو
رب کی ہو پناہ کیسے آدمی کا موسم ہے

جسم پر یہ کیوں تیرے مختصر سی ہے پوشاک
دی دلیل کہ صاحب آگہی کا موسم ہے

ہر قدم پہ ہم تم پر بے شمار تعزیریں
شاہ جو کہے اُس کی پیروی کا موسم ہے



اقبال منگریو

نام اقبال منگریو تعلیم ماسٹرس، سرکاری ملازمت کرتے ہیں۔ حیدر آباد، پاکستان میں مقیم ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۱۴ سال کی عمر سے ہی کر دی تھی جو تاحال زور و شور سے جاری ہے۔ اصناف سخن میں اظہارِ ذات کا ذریعہ غزل، نظم، ناول، کہانی وغیرہ ٹھہرے ہیں۔ کتاب فی الحال کوئی شائع نہیں ہوئی تاہم آنے والے چنا ایک دو برس میں شاعری اور کہانیوں کا مجموعہ لانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

جہاں سے ابتدا کی تھی وہیں انجام کر بیٹھے
وفا کی کھوج میں خود کو کہیں گمنام کر بیٹھے

ای میل ایڈریس ursfaqeerni@gmail.com

غزل

یار سے جڑا رہنا سرخوشی کا موسم ہے
ایک ہی یہی اپنی زندگی کا موسم ہے

وقت کی رُتوں کا کیا وقت تو نہیں رکتا
ساتھ جو نہ چھوڑے وہ دوستی کا موسم ہے

بھولنا انہیں کہنا کفر سے نہیں کمتر؟
یادِ دلربا ہی تو بندگی کا موسم ہے

باخدا بنا تیرے بھیڑ میں اکیلا ہوں
آپ ہی سے عالم ہے آپ ہی کا موسم ہے

پیڑ سے پتے گر کر پھر ہرے نہیں ہوتے
فصلِ گل کہوں کیسے تازگی کا موسم ہے؟

آرزو کہ ہونٹوں سے ذکر ہو ترا ہر دم
روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے

برق دیکھ بانہوں میں بادلوں کے کھل اٹھی
زلف تو بھی لہرا کہ دلکشی کا موسم ہے

اقصیٰ حمید

نام اقصیٰ حمید، تخلص اقصیٰ، تعلیم: ایم۔اے، بی۔ایڈ۔ٹیچنگ کے پیشے سے منسلک ہیں۔نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ تحصیل مریدکے میں مقیم ہیں۔شاعری کی ابتدا ۲۰۱۸ء میں ہوئی۔اصناف سخن میں غزل، نظم، افسانے، مائیکروف، کالم پر طبع آزمائی کر چکی ہیں۔تصنیف ابھی کوئی شائع نہیں کروائی، بس اخبارات اور میگزینز میں پبلش ہوتی رہتی ہیں۔آنے والی تصانیف ع۔ش۔ق، میرا عشق ہے جو اِن شاء اللہ جلد شائع ہو رہی ہے۔اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

نہیں ہے حوصلہ کہ عزتیں پامال کرلوں میں
نہیں ہے مجھ میں ہمت کہ بچھڑ کے اُس سے جی لوں میں

ای میل ایڈریس:aqsahameed18@gmil.com

غزل

بارشیں شروع ہیں اور دل لگی کا موسم ہے
میرے پاس آ جاؤ، بے خودی کا موسم ہے

قافیے بھی دلکش ہیں اور ردیفیں بھی تازہ
کہہ رہا ہے یہ موسم، شاعری کا موسم ہے

چشمِ نم بھی روشن ہے عشق نور چھایا ہے
ہم کو ایسا لگتا ہے، روشنی کا موسم ہے

ذہن کھویا رہتا ہے کچھ عجب خیالوں میں
کس سے پوچھوں کہ کیسی بیکلی کا موسم ہے

کبھی کبھی مسلسل کچھ راز افشاں ہوتے ہیں
ایسا تو نہیں ہے کہ آگہی کا موسم ہے

کوئی ملنا والا ہے، کچھ بچھڑنے والے ہیں
ابتدائے نو ہے اور زندگی کا موسم ہے

دور جانے کا تجھ سے رنج اب بھی باقی ہے
اک عجب سی چھائی بے رونقی کا موسم ہے

کچھ فسانے لکھے ہیں کچھ ادھورے ہیں اب تک
لفظ لفظ پر جیسے تشنگی کا موسم ہے

دل ویران کھنڈر ہے اور زباں پر نغمے ہیں
سب کچھ بول کے لگتا ہے، خامشی کا موسم ہے

اشک اشک آنکھیں ہیں، پلکوں پلکوں موتی ہیں
اب ہمارے دل میں بھی بے رخی کا موسم ہے



انعام الحق معصوم صابری

نام انعام الحق معصوم صابری، تخلص معصومؔ، تعلیم گریجوایشن۔ ملتان پاکستان سے تعلق ہے۔ شاعری کی ابتدا ۱۹۸۰ء میں کی تاہم باقاعدہ آغاز ۲۰۱۷ء میں کیا۔ ابتدا بحیثیت بچوں کا لکھاری ۱۹۹۰ء میں کہانیوں کی انعام یافتہ کتاب ''شور نہیں کروں گا'' منظرِ عام پر آئی۔ نثر میں افسانے، انشائیے اور مضامین لکھتے ہیں جبکہ شاعری میں نعت و غزل پسندیدہ اصنافِ سخن ہیں۔

اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

کتنا معصوم حسیں ہو گا وہ لمحہ جس دم
آپ کا مجھ کو سرِ حشر وہ اپنا کہنا

inam.masoom@yahoo.com

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"
نعت سے ملا دل کو تازگی کا موسم ہے

دور ہے یہ ظلمت کا رہنما نہیں کوئی
آج کل تو سنت سے آگہی کا موسم ہے

یادِ مصطفیٰ ﷺ دل میں بس گئی عقیدت سے
عشق میں میں ڈوبا ہوں عاشقی کا موسم ہے

منعقد کی ہیں جب سے محفلیں ولادت کی
ہر طرف سجا گھر میں روشنی کا موسم ہے

جب کبھی بھی حاضر ہو تو لگے یہ عاشق کو
سامنے تو روضے کے عاجزی کا موسم ہے

لوگ جا رہے مکہ اور پھر مدینہ بھی
آج کل مرے دل کی بے کلی کا موسم ہے

آ گیا ہے اپنا تو بخت اوج پر معصومؔ
نعت کے توسط سے اب خوشی کا موسم ہے

بشارت سکھی

نام بشارت، تخلص سکھی sakhi، پولیٹیکل سائینس میں ایم۔اے مع بی ایڈ کر رکھا ہے۔درس و تدریس سے وابستہ رہی ہیں۔فرینکفرٹ، جرمنی میں رہائش پذیر ہیں۔شاعری کی ابتداء انتہائی نو عمری یعنی آٹھویں جماعت سے ہی کر دی تھی۔اصناف سخن میں اظہارِ ذات کے لئے پسندیدہ اصناف غزل اور نظم ہیں۔تصنیف ابھی کوئی نہیں ہے۔اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

تو میری روح کے ساغر میں ایسے اترا ہے
سیلانِ جان یہ سمجھے تیرے حصار میں ہوں

ای میل bshrt@hotmail.de

غزل

پیاس بھی غضب کی ہے تشنگی کا موسم ہے
جامِ مے لٹائے جا مے کشی کا موسم ہے

دل کی انجمن میں اب تازگی کا موسم ہے
"روز شعر کہتا ہوں، شاعری کا موسم ہے"

روشنی چراغوں کی ماند پڑ گئی اب تو
شہرِ ذات میں چھایا تیرگی کا موسم ہے

خواب ریزہ ریزہ ہیں اور ستارے پلکوں پہ
پھر دریچۂ دل میں بے بسی کا موسم ہے

ہاتھ تھام کر اس کا دور تک چلوں میں بھی
کاش وہ بھی کہہ دے اب دوستی کا موسم ہے

کھو چکی مٹھاس اب تو سچے رشتوں کی
ہو گئے سبھی عاقل آگہی کا موسم ہے

رکھ دیے چراغِ ضو بارشوں کے ہاتھوں میں
دیکھنا ہواؤں میں بے بسی کا موسم ہے

چاند مجھ کو تکتا ہے دھیمے دھیمے ہنستا ہے
جیسے کہہ رہا سکھی عاشقی کا موسم ہے



ترنم شبیر

قلمی نام ترنم شبیر، تخلص ترنم، تعلیم ایم اے ابلاغیات (شادی کے سترہ سال بعد دوبارہ تعلیم کا سلسلہ شروع کیا اور ایم اے میں صوبہ میں تیسری پوزیشن لی)، کچھ دن مشرق اخبار سے منسلک رہیں (خواتین اور بچوں کا صفحہ) ۱۹۷۴ء سے ملتان ریڈیو سے بھی وابستگی رہی اور یہ سلسلہ کوئٹہ اور اب امریکہ میں گاہے بہ گاہے اب تک جاری ہے۔ کراچی اور ملتان میں ابتدائی تعلیم حاصل کی، شادی کے بعد کوئٹہ میں انیس برس رہی اب ٹیکساس کے شہر ہیوسٹن، امریکہ میں رہائش ہے۔ شاعری کی ابتداء اس وقت سے ہوئی جب شعر کا مطلب بھی نہیں معلوم تھا۔ اصناف سخن میں غزل، نظم، کہانیاں، افسانے اور ڈرامے پسندیدہ ہیں۔ تصنیف فی الحال کوئی نہیں ہے مگر رسائل میں افسانے نظمیں غزلیں چھپتے رہے ہیں۔ غزلوں کا ایک مجموعہ لانے کا ارادہ ہے۔ نمائندہ شعر ہے

نسلِ نو کی ہو تربیت کیسے
ہم تو مصروف ہیں کمانے میں

ای میل tarannum_shabbir@hotmail.com

غزل

شام ہے، دھواں سا ہے، دل کشی کا موسم ہے
دل کا کیا کریں صاحب، زندگی کا موسم ہے

طے ہوا کوئی رشتہ مستقل نہیں رہتا
ہم یونہی سمجھتے ہیں ہمرہی کا موسم ہے

یاد کے دریچے میں جل رہی ہیں کچھ شمعیں
دل کے آئینے میں کیا روشنی کا موسم ہے

میرے گھر کے آنگن میں چاند آن اترا ہے
دور تک محبت کی چاندنی کا موسم ہے

دور دور رہتے ہیں پاس آ نہیں سکتے
ہجر کے الاؤ پر بے بسی کا موسم ہے

اپنے دل کی دھڑکن پر گنگنا کے دیکھو تو
عشق بھی ترنم کی آگہی کا موسم ہے



جاوید عارف

نام جاوید احمد میر، تخلص عارف، شوپیاں کشمیر انڈیا میں رہائش پذیر ہیں۔ ایم اردو کر رکھا ہے۔ درس و تدریس سے وبستہ ہیں۔ شاعری کی شروعات دسویں جماعت سے ہوئی جو تا حال پورے شد و مد سے جاری ہے۔ اصنافِ سخن میں غزل کی زلفِ گرہ گیر کے اسیر ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

میں چناروں کے نگر کا اِک مسافر ہوں مگر
دور تک چھاؤں نہیں میری نظر کے سامنے

ای میل javaidarif@gmail.com
فون نمبر 9797111172

غزل

کو بہ کو سنا ہے اب روشنی کا موسم ہے
اس دیار میں لیکن تیرگی کا موسم ہے

گھر سے ہے نکلنا تو ساتھ میں زرہ رکھنا
ان دنوں جو گردش میں دشمنی کا موسم ہے

شمع دل بجھی لیکن شام سے اس کے غم میں
سوگوار تنہائی میں عاشقی کا موسم ہے

فصلِ گل کھلی ہے جب سے چمن میں تھوڑی سی
آسمان کے چہرے پر بے رخی کا موسم ہے

تار تار ارماں سب ہو گئے میرے عارف
اس قدر ستمگر کیوں دل لگی کا موسم ہے



جمشید ساحل

نام جمشید ساحل، تخلص ساحل، تعلیم درسِ نظامی فضیلت۔ درس و تدریس کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ پسندیدہ مشغلہ شاعری و نعت گوئی ہے۔ ملوک پور بریلی شریف، چکیا مشرقی چمپارن سے تعلق ہے۔ شاعری کی ابتدا مارچ ۲۰۱۴ء سے کی۔ اصناف سخن میں حمد و نعت، منقبت، غزل اظہار کا وسیلہ ہیں۔ تاحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم ان شاء اللہ جلد ہی دو عدد کتب بعنوان تجلیاتِ ساحل اور فکر ساحل سے متوقع ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

پھر نہ آؤں گا کبھی لوٹ کے میں بھارت میں
شہرِ طیبہ میں مرا جانا اگر ہو جائے

ای میل ایڈریس jamshedsahilbarellvi@gmail.com

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

عشق کر مدینے سے عاشقی کا موسم ہے
چل دیارِ آقا ﷺ میں حاضری کا موسم ہے

دیکھو دیکھو دیوانو مصطفٰے ﷺ کی گلیوں میں
ہر چہار جانب میں دلکشی کا موسم ہے

ہجرِ شہرِ طیبہ میں ہر گھڑی ہر اک لمحہ
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"

دید کا شرف مجھ کو ہو عطا مرے مولٰی
کب سے چشمِ پرنم میں تیرگی کا موسم ہے

حاجیو! مبارک ہو اُن ﷺ کے شہر میں جانا
فضلِ ربِ اکبر سے آپ ہی کا موسم ہے

کرتے ہیں ستم مجھ پر پیسے کے پجاری سب
جب سے چھا گیا مجھ پر غربت کا موسم ہے

ہے طلب اگر تجھ جام و مینہ کی ساحل
چل مدینے ہر لمحہ میکشی کا موسم ہے



جیا قریشی

نام حمیدہ پروین، تخلص جیاؔ قریشی، تعلیم اِن کی بی ایس سی۔ بی ایڈ ہے۔ شعبۂ تعلیم سے وابستہ ہیں۔ اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری لگ بھگ عرصۂ دس سال سے کر رہی ہیں لیکن ابھی تک اِن کی کوئی کتاب منظرِ عام پر نہیں آئی تاہم شاعری کا مواد اس قدر ہو گیا ہے کہ کئی کتابیں بن سکتی ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

کردار زمانے پہ جیاؔ راج کرے گا
عورت ہوں مگر مرد پہ سرداری کروں گی

ای میل:jiya.qureshi202@gmail.com

غزل

کیا کہوں مرے ہمدم؟ ان کہی کا موسم ہے
مستقل محبت میں بے خودی کا موسم ہے

اک نظر محبت کی اس طرف بھی ہو جائے
ظالما! خفا کیوں ہے؟ دل لگی کا موسم ہے

ہجر پڑ گیا ایسے ، دوریاں نہیں مٹتیں
درد ہے نہاں دل میں بے بسی کا موسم ہے

دل کی ایک دھڑکن پر زندگی کی ناؤ ہے
دل نہ توڑیے صاحب! دلبری کا موسم ہے

غم سنانے والوں پر لوگ ہنستے رہتے ہیں
اس دیار میں شاید خوش دلی کا موسم ہے

ہر کلی محبت کی آخری نشانی ہے
پھول پھول پر جیسے، زندگی کا موسم ہے

چاک پر بنانے سے بات بن ہی جائے گی
گوندھتے رہو مٹی یہ نمی کا موسم ہے

خود کو غور سے دیکھا، آئینہ پکار اٹھا
چونکتے ہو کیوں بابا! آگہی کا موسم ہے

شہر کی فضاؤں میں مستقل اداسی ہے
اب کہاں کسی بھی دل میں خوشی کا موسم ہے

صبح و شام آنگن میں کچھ چراغ جلتے ہیں
دور تک خبر جائے روشنی کا موسم ہے

غیر ملک سے واپس میرا چاند آیا ہے
زیست میں جیا پھر سے چاندنی کا موسم ہے



حسان احسن
کشن گنجوی

قلمی نام محمد حسان، تخلص احسن، ولدیت مولانا قاری محبوب صاحب قاسمی، تعلیم حفظ قرات مولویت۔ اصلی وطن برچوندی کشن گنج بہار، انڈیا ہے تاہم رہائش پذیر دیوبند سہارنپور یوپی میں ہیں۔ مادر علمی دارالعلوم دیوبند میں زیر تعلیم ہیں۔ اظہارِ ذات کے لئے اصنافِ سخن میں حمد و نعت، غزل، نظم، قطعہ وغیرہ پسندیدہ ہیں۔ شاعری کا آغاز ۲۰۱۸ء سے ہوا۔ مولانا اشرف ہلال قاسمی دامت برکاتہ سے شرفِ تلمذ ہوا۔ ان کا نمائندہ شعر ہے۔

رہبر کی جستجو ہے نہ منزل کی ہے تلاش
اک ناخدا کے ساتھ مگر ہمنوائی ہے

ای میل hassanahsan846258.gmail.com

غزل

دیکھا یار کا چہرہ چاندنی کا موسم ہے
دید ہوگئی اس کی زندگی کا موسم ہے

بغض اور عداوت سب دل سے تم نکالو اب
دوستی کرو صاحب دوستی کا موسم ہے

بارشوں کا ہے موسم دلفریب ہے منظر
کاش تم بھی آجاتے عاشقی کا موسم ہے

تیری ہر اداؤں کو شعر میں پروتا ہوں
روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے

جو بھی دل لگاتا ہے توڑ کے ہی جاتا ہے
یا خدا کرم کر دے بے بسی کا موسم ہے

رابطہ کیا پھر وہ دیکھ تجھ سے اے احسنؔ
کر چراغ گل غم کے اب خوشی کا موسم ہے



خاور چشتی

نام خاور مشتاق چشتی، تخلص خاور چشتی، تعلیم ماسٹرز ہے۔ تعلق بہاولپور سے ہے اور وہیں کی سکونت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ بینکاری کے شعبے سے وابستہ رہے ہیں اور اِن دِنوں ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے ہیں۔ شاعری کی ابتداء یونیورسٹی کے دور میں کی تھی جو تاحال پورے شدومد سے جاری ہے۔ موجِ غزل کے مشاعروں میں باقاعدگی سے شریک ہو رہے ہیں اور اپنا خوبصورت کلام پیش کر رہے ہیں۔ اِن کے کلام میں شوخی اور رومانیت کا حسین تال میل دکھائی دیتا ہے جس سے اِن کی غزل کی روائتی اقدار سے وابستگی کا واضح اظہار دکھائی دیتا ہے۔

غزل

عمر ڈھل چکی اب تو آگہی کا موسم ہے
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"

پیار ہو نہیں سکتا، پیار کر نہیں سکتا
ہجر کی قیامت ہے، بے بسی کا موسم ہے

جب بھی شام ڈھلتی ہے یادیں گھیر لیتی ہیں
میں بھی کھو سا جاتا ہوں تشنگی کا موسم ہے

سوچوں کیا جوانی تھی زندگی دیوانی تھی
کھلکھلا کے ہنستا ہوں زندگی کا موسم ہے

دل اداس ہے میرا چاہتا ہے ہر اک پل
سامنے وہ بیٹھی ہو، دلکشی کا موسم ہے

بن پیے بہکتا ہوں نیند جب نہیں آتی
ٹوٹتا بکھرتا ہوں آپ ہی کا موسم ہے

تیرہ شب میں ہو خاور ساتھ وہ ترے تو پھر
تیرگی کہاں ہو گی، روشنی کا موسم ہے



خضر حیات خضر

نام خضر حیات، تخلص خضر، تعلیم ماسٹرز، ۱۹۶۹ء کو پاکستان کے شہر گجرات میں پیدا ہوئے اور رہیں سے تعلق بھی رکھتے ہیں تاہم بسلسلۂ روزگار کویت میں رہائش پذیر ہیں۔ وہاں کی علمی و ادبی سرگرمیوں میں خاصے سرگرم ہیں۔ کئی ادبی تنظیموں کے عہدیداروں میں شامل ہیں۔ شاعری کا آغاز زمانۂ طالب علمی میں ہی کر دیا تھا جو اب تک پورے شد و مد سے جاری و ساری ہے۔ تا حال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی ہاں البتہ مستقبل میں ارادہ ضرور رکھتے ہیں۔

غزل

حسن و عشق سے باہم آگہی کا موسم ہے
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"

دل جلا کے ہم نے بھی رکھ دیا ہے اپنے در
کہہ رہے تھے مجھ سے سب روشنی کا موسم ہے

بات حق کرے کوئی کس طرح سلے ہیں لب
اس قدر نگر میں تو خامشی کا موسم ہے

مستیاں نگاہوں سے کچھ ملا کے چھلکا کے
جام لے کے آ ساقی میکشی کا موسم ہے

سحرِ فریب و خجل ٹوٹ ہی گیا آخر
سچ کے اس نگر میں اب راستی کا موسم ہے

گا رہی ہے جو کوئل چھپا رہی بلبل
لگ رہا ہے اب ایسے راگنی کا موسم ہے

شوخ سی ادائیں سب رنگ بھی لگیں پھیکے
آج کل مرے دل میں سادگی کا موسم ہے

ظلم اور ظالم کے ہیں یہاں پہ روز و شب
چل خضرؔ اُدھر جو حق پروری کا موسم ہے



دلشاد نسیم

نام دلشاد نسیم، تخلص دلشاد، تعلیم ایم اے فلسفہ، پیشہ سکرپٹ رائیٹر۔ لاہور میں مقیم ہیں۔ ہم جہت شخصیت کی مالک ہیں۔ اب تک بے شمار کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں نظموں کا مجموعہ محبت ایک استعارہ ہے، غزلوں کا مجموعہ زیرِ لب ابد کا کنارا، متاعِ جاں ناول ہیں جبکہ ایک اور ناول تعویذ اشاعت کے مرحلے میں ہے۔ افسانوں کا ایک مجموعہ اسیرِ ذات کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ جب سے ہوش سنبھالا ہے، کچھ نہ کچھ لکھتی رہتی ہیں۔ ان کا نمائندہ شعر ہے۔

ہم کہاں ایسے مرنے والے ہیں
اپنے لہجے کی مار مار ہمیں

اصنافِ سخن میں افسانہ، ناول، ڈرامہ، کالم، نظم، غزل وغیرہ شامل ہیں۔ اردو اور پنجابی دونوں ابلاغ کی زبانیں ہیں۔

ای میل۔۔ dil_nasim@hotmail.com

غزل

آرزو کی دنیا ہے بے خودی کا موسم ہے
آپ کی رفاقت ہے عاشقی کا موسم ہے

سبز سبز پتوں سے دھوپ چھن کے آتی ہے
مجھ کو گدگداتی ہے دل لگی کا موسم ہے

میری سُرمگیں چپ پر یاد گنگنائے گی
آنکھیں خواب دیکھیں گی خامشی کا موسم ہے

میرے دِل کے شیشے کو کس نے کھٹکھٹایا تھا
بوندیں بارشوں کی ہیں شاعری کا موسم ہے

آؤ چل کے خوابوں میں زندگی سے ملتے ہیں
جاوداں سا عالم ہے، ساحری کا موسم ہے

کیف ان کی آنکھوں میں ہے عجیب سا اللہ
جب سے میں نے دیکھا ہے بیخودی کا موسم ہے

ڈوب ڈوب جاتے ہیں تجھ کو دیکھنے والے
تیری شوخ آنکھوں میں زندگی کا موسم ہے



ذہینہ صدیقی

نام ذہینہ صدیقی، تخلص ذہینہ، تعلق بھوپال، مدھیہ پردیش سے ہے تاہم رہائش پذیر نیو دہلی، بھارت میں ہیں۔ تعلیم مہارانی لکشمی بائی کالج سے تعلیم حاصل کی۔ تین مضامین میں ایم اے کر رکھا ہے جن میں اردو، انگریزی اور تعلیم شامل ہیں۔ تعلیم و تدریس سے وابستہ ہیں، انگریزی زبان کی معلمہ ہیں۔ علاوہ ازیں آل انڈیا ریڈیو میں اناؤنسر کے فرائض بھی سر انجام دے رہی ہیں۔ ان کا نمائندہ شعر ہے۔

میری نگاہ بھی مجھ پر کبھی نہیں اُٹھی
مرا وجود ہی کیا ہے، برائے نام ہوں میں

غزل

پُرکشش ہے ہر منظر دل لگی کا موسم ہے
وہ بھی ہے سرِ محفل عاشقی کا موسم ہے

ہر طرف بہاریں ہیں ہر کلی نکھر آئی
ساج سجا چھوڑو سب سادگی کا موسم ہے

ساون کا مہینہ ہے تیج کی بہاریں ہیں
گیت پیار کے گاؤ، نغمگی کا موسم ہے

برہمی بُری شے ہے اس کو ترک کر دو اب
روٹھنے منانے کا یہ خوشی کا موسم ہے

شکوے سب مٹا ڈالو اور گلے سے لگ جاؤ
دشمنی کو چھوڑو سب دوستی کا موسم ہے

اب ضیاء محبت کی پھیلتی ہے دنیا میں
دل جلانا بند کردو روشنی کا موسم ہے

اب ذہینہ تو بھی تو کر مری پزیرائی
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"



رمضان حیدر فردوسی

نام محمد رمضان حیدر قادری فردوسی، تخلص حیدر، تعلیم جامعہ نعیمیہ مرادآباد یوپی سے عالم فاضل ۔پیشہ درس و تدریس دعوت و تبلیغ ہے۔ان کی تصنیفات میں تحفۂ نعیمیہ، شمشیر عتاب، مخدوم جہاں اولیاء اللہ کی نظر میں، امام حسین اور یزیدی افکار، خطبات حیدری اور مدارس اسلامیہ اور مظلوم طلبہ شامل ہیں۔زیرِ ترتیب کتب میں ارشادات مخدوم جہاں، طہارت وضو اور نماز، اصناف سخن میں نعت و غزل شامل ہیں۔ان کا نمائندہ شعر ہے۔

فکر محشر کی چھوڑ دے حیدؔر
وہ تو جنت دِکھا کے بیٹھے ہیں

رہائشی پتہ :خانقاہ فردوسیہ، جونکا شریف، وایا تین پہاڑ، ضلع صاحب گنج،
پن کوڈ 164161
فون نمبر 9934784168

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

بے کلی کا موسم ہے بے خودی کا موسم ہے
چل مدینہ چلتے ہیں حاضری کا موسم ہے

عینِ نور آیا ہے جو بشر کے جامہ میں
ہر طرف اجالے ہیں روشنی کا موسم ہے

نور بن کے آئیں وہ خاک دانِ گیتی میں
علم بٹ رہا ہے اب آگہی کا موسم ہے

موت ہی بھلی تھی جب دور تھا جہالت کا
علم لیکے آئیں وہ زندگی کا موسم ہے

ہشت خلد کے مالک خود وہاں پہ رہتے ہیں
اس لئے مدینے میں برتری کا موسم ہے

چل رہی ہیں سانسیں تو خوب کر عبادت بھی
ہے حیات سے جب تک بندگی کا موسم ہے

اشکِ ہجر سے حیدر خوب نعتیں لکھا کر
عشق کا تقاضہ ہے عاشقی کا موسم ہے

روبینہ شاہین بینا

نام روبینہ شاہین تخلص بیناؔ، تعلیم ایم۔اے معاشیات، بی ایڈ، پی جی ڈی (کمپیوٹر سائنس) ہے۔ معلمہ کے پیشے سے منسلک رہی ہیں لیکن شادی کے بعد محض خاتونِ خانہ بن کر رہ گئی ہیں۔ پشتینی تعلق اسلام پورہ جبر، گوجر خان سے ہے تاہم اسلام آباد میں مقیم ہیں۔ شاعری کا باقاعدہ آغاز شادی کے بعد کیا جو ہنوز جاری ہے۔ شاعری میں انہوں نے زیادہ تر غزل میں طبع آزمائی کی ہے۔ طنز و مزاح پر مبنی شاعری ان کا مرغوب مشغلہ ہے۔ ابھی تک کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم جلد ایک عدد برقی کتاب لگائی بجھائی کے نام سے آنے والی ہے۔ ان کا نمائندہ شعر ہے ؎

تجھے لگ رہا ہے کہ میں کج ادا ہوں
مجھے لگ رہا ہے کہ تو ہے مثلث

ای میل rubsha73@yahoo.com

غزل

محفلِ سُخن ہے، پر بے بسی کا موسم ہے
شعر ہو نہیں پایا کاہلی کا موسم ہے

ہسٹری سے شرفاء نے عبرتیں نہیں پکڑیں
اب بھی کچھ حواسوں پہ کیلبری کا موسم ہے

ویسے ڈبکار رہتا ہے نجّوؤں کی صورت وہ
ہیروئن مل جائے تو پوڈری کا موسم ہے

واپڈا کی نیت نے کالکیں بکھری ہیں
لوڈشیڈنگ جاری ہے تیرگی کا موسم ہے

کام وام کرنا تو جاہلوں کو کیا آئے
بس اسمبلی کے اندر شاعری کا موسم ہے

کیچڑوں میں وہ لتھڑا، آ ہی جاتا ہے ملنے
برشگال جاری ہے، دلبری کا موسم ہے

بارشوں میں باہر نہ جائیے تو بہتر ہے
میک اپ جو قائم ہے دلکشی کا موسم ہے

سادگی تو عورت میں خوش نہ آئے مردوں میں
اور ہی زمانہ ہے، پھلجڑی کا موسم ہے

پہلی والی شوہر کو جیل پہنچا سکتی ہے
سہل اب نہیں ہے جو دوسری کا موسم ہے



سمیعہ ناز

نام سمیعہ اقبال، قلمی نام سمیعہ ناز، تخلص ناز، اپریل ۱۹۶۹ء کو سرائے عالمگیر، جہلم، ضلع گجرات پاکستان میں پیدا ہوئیں تاہم لیڈز، برطانیہ، یو کے میں رہائش پذیر ہیں۔ بزنس اسٹڈیز میں گریجویٹ ہیں۔ دو نعتیہ کلام کے مجموعے بالترتیب ''خزینۂ نور اور خزینۂ رحمت کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ براڈ کاسٹر بھی ہیں۔ نور ٹی وی یو کے پر نعت کے پروگرام ''بزم نور'' کی پیشکار ہیں۔ نعت خواں، نعت گو شاعرہ، اناؤنسر۔ نعتیہ مشاعرے نعتیہ محافل کی آرگنائزر ہیں۔ شاعری کا آغاز ۱۹۸۷ء میں زمانہ کالج سے کیا۔ اصناف سخن میں غزل، پابند نظم اور آزاد نظم میں طبع آزمائی کرتی رہیں لیکن شاعری کا سلسلہ ۱۹۹۱ء میں موقوف کر دیا۔ باقاعدہ نعت نگاری کا آغاز ۱۹۹۴ء میں کیا جس میں انہوں نے نعتیہ غزلیں، نعتیہ رباعی، نعتیہ نظموں کے ساتھ ساتھ مناقب بھی لکھیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ ان کا نمائندہ شعر ہے ۔

ثنا کے پھول اُنہی کے کرم سے کھلتے ہیں
سخن وری کا بھلا کب کمال ہے مجھ میں

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

تیرگی کہاں ہے اب ، روشنی کا موسم ہے
نعت لکھ رہی ہوں میں ، آگہی کا موسم ہے

قلب و جاں میں جو میرے تازگی کا موسم ہے
عشقِ مصطفےٰ ﷺ ہی سے زندگی کا موسم ہے

شکر ہے کہ رحمت کے سائے میں کھڑی ہوں میں
بخت اوج پر ہے یاں ، دلکشی کا موسم ہے

کیا حسیں نظارہ ہے ، سبز سبز گنبد کا
بے کلی مٹی دل کی سرخوشی کا موسم ہے

قافلے چلے طیبہ، خوش ہوئے ہیں سب زائر
کھل رہے ہیں دل ان کے، حاضری کا موسم ہے

کیجیے سبھی اُن ﷺ کی سنتوں کو اب زندہ
اسوۂ مبارک کی پیروی کا موسم ہے



سیّد فرخ رضا ترمذی

نام سیّد فرخ رضا ترمذی، تخلص رضا، تعلیم ایم اے، صحافت کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ رہائشی شہر کبیر والا، پنجاب، پاکستان ہے اور رہیں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۸ء میں کی اور مشقِ سخن تا حال جاری ہے۔ اصنافِ سخن میں غزل، نظم، نعت، منقبت، سلام اظہارِ ذات کے وہ وسیلے ہیں جن کو یہ محبوب خیال کرتے ہیں۔ اِن کی شاعری کی کتاب تو فی الحال کوئی شائع نہیں ہوئی لیکن شبابِ سخن کی اُٹھان سے مترشح ہے کہ جلد کوئی گل کھلنے والا ہے۔

غزل

ہجر کا زمانہ ہے، بے کلی کا موسم ہے
"روز شعر کہتا ہوں، شاعری کا موسم ہے"

بارشوں کے موسم میں دل اداس ہوتا ہے
ہے کہاں مرا ساجن، بے بسی کا موسم ہے

ہم چراغ والے ہیں روشنی کریں گے اب
کیونکہ میری دھرتی پر تیرگی کا موسم ہے

علم و معرفت کا راج ، ہر جگہ پہ قائم
علم کی صدی ہے یہ، آگہی کا موسم ہے

مٹ گئے اندھیرے سب، ہر طرف اجالا ہے
تم بھی آنکھیں کھولو اب، روشنی کا موسم ہے

کیوں اداس بیٹھے ہو، بزم میں مری جاناں
آؤ رقص کرتے ہیں، دل لگی کا موسم ہے

نفرتیں مٹا کر تم دل سے دل ملاؤ یار
مسکراہٹیں بانٹو، دوستی کا موسم ہے

سیّدہ فرحین نجم فرحی

نام سیّدہ فرحین نجم، تخلص فرحی، انٹرنیشنل ریلیشنز میں ایم اے کر رکھا ہے۔ایڈمنسٹریٹر ہیں۔کراچی سے تعلق ہے اور یہیں رہائش پذیر ہیں۔ ادب سے پرانا تعلق ہے۔نثر میں افسانہ نگاری شامل ہے،ان کے افسانے کئی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔نظم میں غزل اور نظم پسندیدہ اصنافِ سخن ہیں۔شاعری کی ابتداء ۲۰۱۷ء میں کی۔تا حال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ان کا نمائندہ شعر ہے ؎

ستارہ بن کے فلک پر سدا چمکتی رہوں
فلک پہ میرا ابھی ایسا کوئی نشان رہے

ای میل f.jafri82@gmail.com

غزل

زندگی کے گلشن میں تازگی کا موسم ہے
عشق کا زمانہ ہے عاشقی کا موسم ہے

ایک تیرا چہرہ ہے چاند سا جو روشن ہے
چار سو سویرا ہے چاندنی کا موسم ہے

اس حسین موسم میں لفظ یوں برستے ہیں
روز شعر کہتی ہوں شاعری کا موسم ہے

ایک تیرے ہونے سے گُل کلی مہکتے ہیں
میرے دل کی دھڑکن میں بے خودی کا موسم ہے

اک نگاہ تمھاری ہے جو ہمیں یوں پیاری ہے
پی رہے ہیں آنکھوں سے مے کشی کا موسم ہے

پیار کرنے والے تو خوش گمان ہوتے ہیں
بے وفا سی دنیا میں دل لگی کا موسم ہے

پیار بے تحاشہ پر فاصلے ہزاروں ہیں
چاہ کے مل نہیں پاتے بے بسی کا موسم ہے

فرحیؔ دل کی بستی میں اُن کا ہی بسیرا ہے
اور دل کے آنگن میں دلبری کا موسم ہے



شاہین فصیح ربانی

نام شعیب ربانی، تخلص شاہین فصیح ربانی / فصیح، کراچی یونیورسٹی سے ایم اے اردو کر رکھا ہے۔ ملازمت کے پیشے سے منسلک ہیں۔ رہائشی شہر دینہ، جہلم (پاکستان) ہے۔ شاعری کی ابتدا ۱۹۸۲ء میں ہوئی۔ اصنافِ سخن میں غزل، آزاد نظم، ماہیا، ہائیکو، دوہا، رباعی، قطعہ غرضیکہ ہر صنفِ ابلاغ پر طبع آزمائی کی اور خوب کی۔ دو کتابیں منظرِ عام پر آچکی ہیں، کوئی خواب ہمارا ہو (اردو پنجابی ماہیے) ۲۰۰۲ء اور اگلے پل کی طرف (غزلیات) ۲۰۰۶ء۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

آپ مغرور کیوں سمجھتے ہیں
مجھے کم بولنے کی عادت ہے

ای میل sfaseehrabbani@yahoo.com

غزل

ایک سا بظاہر تو زندگی کا موسم ہے
اپنے من کے اندر اک ہر کسی کا موسم ہے

گلشنِ امارت ہے اور خوشی کا موسم ہے
ہم غریب لوگوں پر بے بسی کا موسم ہے

لوگ اپنی آنکھوں میں تیرگی اٹھا لائے
آئنے کی خواہش تو روشنی کا موسم ہے

آپ میرے خوابوں میں، آپ ہی خیالوں میں
میرے ارد گرد اب بھی آپ ہی کا موسم ہے

منفرد خیالوں کے پھول کھلتے رہتے ہیں
"روز شعر کہتا ہوں، شاعری کا موسم ہے"

ہم نے ساری دنیا کے موسموں کو دیکھا ہے
اس گلی کا موسم تو اس گلی کا موسم ہے

تم مجھے مت سمجھو غفلتوں میں ڈوبا ہوں
بے خودی کا موسم بھی آگہی کا موسم ہے



شفیق اللہ نوری

نام محمد شفیق اللہ نوری، تخلص جوہرؔ باڑاوی، تعلیم فضیلت مرکزِ اہلِ سنت منظر اسلام بریلی شریف الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ سے وسطانیہ تا فاضل مدرسہ بورڈ (عربی، اُردو، فارسی بورڈ) پٹنہ، بہار۔ درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ سیتا مڑھی، بہار، انڈیا میں مقیم ہیں۔ شاعری کی ابتدا ۱۹۹۶ء میں کی۔ اصنافِ سخن میں حمد، نعت، منقبت، غزل اور قطعہ کو اظہارِ ذات کا محبوب وسیلہ سمجھتے ہیں۔ نعت و منقبت پر مشتمل شاعری کا ایک مجموعہ "معراجِ عقیدت" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ ایک اور مجموعہ "خراجِ عقیدت" جلد متوقع ہے۔ ان کا نمائندہ شعر ہے ؎

کرم ہے تم پر شفیق جوہر کرے رقم تو جو نعتِ سرور
نہیں تو تیری بساط، تیرا فرازِ فکر و خیال کیا ہے

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

زندگی سہانی ہے دلکشی کا موسم ہے
عشق ہے شہ دیں ﷺ سے عاشقی کا موسم ہے

دور ہو گئی ظلمت مصطفٰے ﷺ کی آمد سے
ہر طرف زمانے میں روشنی کا موسم ہے

دل میں بس گیا جب سے عشق شاہِ طیبہ کا
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"

زندگی مجھے تیرا غم نہیں ذرا سن لے
میں فدا ہوں آقا ﷺ پر بے خودی کا موسم ہے

جب نظر پڑی ان کے روضۂ منور پر
دل مچل کے یہ بولا عاجزی کا موسم ہے

اتباعِ سنت کا ہے اثر غلاموں میں
آج بھی خمیدہ سر سادگی کا موسم ہے

بالیقیں چمک اٹھا میری بخت کا تارا
نعت سے ملا دل کو آگہی کا موسم ہے

بے ثباتیِ دنیا کی پیروی نہ کر جوہر
اب نبی کی سیرت کی پیروی کا موسم ہے

غزل

تشنگی ہے ہونٹوں پر میکشی کا موسم ہے
ساقیا پلا اب تو بے بسی کا موسم ہے

زاہدوں نہ چھیڑو اب جام بھر کے پینے دو
میرے دل کی دنیا میں بے کلی کا موسم ہے

دیکھ کر تصور میں اک حسین سا چہرا
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"

بارشوں کے موسم میں جب گھٹائیں چھاتی ہیں
دل مچل کے کہتا ہے نغمگی کا موسم ہے

ہر کوئی ہراساں ہے ظالموں کے دہشت سے
آج لوگ کہتے ہیں خامشی کا موسم ہے

یہ جو دورِ حاضر ہے کیا مثال دوں اس کی
روشنی کے سائے میں تیرگی کا موسم ہے

حیرتیں بھی رقصاں ہیں ہر کسی کے چہرے پر
اور مجھ سے کہتے ہیں آپ ہی کا موسم ہے

دیکھ دیکھ مستی کو تتلیوں کی پھولوں سے
دل نے یہ کہا جوہر عاشقی کا موسم ہے



شفیق رائے پوری

نام اے شفیق، تخلص شفیق رائے پوری، تعلیم: گریجویٹ (بی اے اردو و فارسی مضامین کے ساتھ)۔ سرکاری ملازمت سے سبکدوش (وظیفہ یافتہ) ہیں۔ رہائشی شہر جگدل پور ضلع بستر چھتیس گڑھ، انڈیا ہے۔ شاعری کی ابتدا 1975 سے ہوئی جو تا حال جاری و ساری ہے۔ اصناف سخن میں غزل اور نعت و منقبت میں طبع آزمائی مرغوب ہے۔ غزلوں کا ایک مجموعہ صراطِ کرب کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ ایک نعت و مناقب کا مجموعہ زیرِ اشاعت ہے جو جلد منظرِ عام پر آ جائے گا۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

دکھا کے لوگوں کو آئینہ کیا ملا مجھ کو
تمام شہر کو اپنے خلاف میں نے کیا

ای میل shafiqueraipuri.5654@gmail.com

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

اضطراب کی رُت ہے بے کلی کا موسم ہے
شہرِ مصطفےٰ ﷺ میں پھر حاضری کا موسم ہے

یادِ سرورِ عالم ﷺ آج پھر چلی آئی
قلب کی فضاؤں میں روشنی کا موسم ہے

یا نبی ﷺ پلا دیجے اپنی دید کا شربت
میری خشک آنکھوں میں تشنگی کا موسم ہے

ہر گھڑی سخاوت کے پھول کھلتے رہتے ہیں
گلشنِ رسالت میں کب کمی کا موسم ہے

ہے اسے شرف حاصل شاہ کی ولادت کا
سب سے افضل و اعلیٰ بس نبی ﷺ کا موسم ہے

زائرو! تم اشکوں سے عرضِ حال کر لینا
مصطفیٰ ﷺ کے روضے پر خامشی کا موسم ہے

اب شفیق رُت کوئی دوسری نہ آئے گی
حشر تک شہِ دیں ﷺ کی پیروی کا موسم ہے



شہزاد گوہیر

نام پرویز شہزاد گوہیر، تخلص شہزادؔ، تعلیم بی۔اے۔ درس و تدریس کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ گولارچی، بدین میں مقیم ہیں۔ شاعری کی ابتداء کب ہوئی، یہ یاد نہیں، شاید بچپن سے۔ اظہارِ ذات کے لئے اصناف سخن میں غزل اور قطعہ کو پسند کرتے ہیں۔ تاحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی، نہ مستقبلِ قریب میں اس کا امکان ہے۔ ان کا نمائندہ شعر ہے ؂

گھر میں پہلے ہی جگہ کم ہے مرے رہنے کو
اور تری یاد بھی مہمان بنی بیٹھی ہے

ای میل shehzadgohir@gmail.com

غزل

بارشوں کا موسم بھی دل لگی کا موسم ہے
پانیوں کا مٹی پر رم جھمی کا موسم ہے

وحشتوں کی تنہائی کس قدر غنیمت ہے
سن رہے ہیں خاموشی آگہی کا موسم ہے

چاہتوں کے سینے پر درد کے جزیرے ہیں
عاشقی کے صحرا میں بیبسی کا موسم ہے

تتلیوں نے دیکھی ہے چاندنی کی بیتابی
اس سے ملنے آئی ہیں روشنی کا موسم ہے

زندگی کے آنگن میں شبنمی شرارے ہیں
سسکیوں میں پوشیدہ اک نمی کا موسم ہے

عرش کے ترازو میں کھیل ہیں محبت کے
زندگی تو بس یونہی عاجزی کا موسم ہے

دردو غم بھی ہیں شہزاد فاصلے بھی پورے ہیں
چل دیے ہیں منزل کو بے خودی کا موسم ہے



شہناز رضوی

نام شہناز رضوی، تخلص شہناز، تعلیم گریجویشن، پی آئی اے میں آفیسر ہیں۔ رہائش شہر کراچی ہے۔ شاعری کی شروعات انتہائی بچپن یعنی محض چودہ سال کی عمر میں ہوئی۔ اصنافِ سخن میں حمد، نعت، منقبت، سلام، مرثیہ، نوحہ، غزل، نظم غرض یہ کہ ہر صنفِ سخن پر خامہ فرسائی کی۔ ایک شعری مجموعہ متاعِ زیست کے نام سے موجود ہے۔ ایک اور مجموعہ زیرِ ترتیب ہے۔ موجِ غزل کی انتہائی سرگرم رکن ہیں اور روزِ اوّل سے اس کے ساتھ ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

صرف ممتا کا جوش تھا ورنہ
آبِ زم زم رواں نہیں ہوتا

غزل

ہجر کی رُتوں میں اب، تازگی کا موسم ہے؟
کہنے والے کہتے ہیں، دلبری کا موسم ہے؟

رنگ پھیکے پھیکے ہیں، زرد زرد چہرے ہیں
اب کی بار گلشن پر، بے حسی کا موسم ہے

سُن رہے ہیں یہ قصے، آؤ چل کے دیکھیں تو
ظلمتوں کی بستی میں، روشنی کا موسم ہے

وہ ہی گھر کی ویرانی، وہ ہی حسرتیں آہیں
کب کہا کہ آ جائیں، دل کشی کا موسم

کس طرح ہمیتوں میں انکشافِ ہستی کو
بے بسی کے عالم میں، آگہی کا موسم ہے

امتیاز کب ٹھہرا دوست اور دشمن میں
دوستی کا موسم بھی، دشمنی کا موسم ہے

الوداع خزاں موسم ، اب بہار رُت آئی
ہر نفس پہ چھایا اب بے خودی کا موسم ہے

حادثے نگہبانی، کر رہے ہیں دیکھو تو
موت کے تناظر میں، زندگی کا موسم ہے

بات دل کی ہم لب پہ لائیں کیوں بھلا شہناز؟
کیوں کہیں کسی سے ہم، شاعری کا موسم ہے؟



صابر جلالپوری

نام محمد صابر، تخلص صابرؔ، تعلیم (بی اے سوم) اردو سے، کپڑے کی تجارت کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ رہائش اُردو بازار جلالپور، امبیڈکر نگر میں ہے۔ اصنافِ سخن میں حمد، نعت، منقبت، غزل، قطعہ، نظم، سہرا، رخصتی، گیت و دیگر اصناف پہ شاعری کی ہے، گویا ہمہ جہتی شاعری کے قائل ہیں۔ کتاب فی الحال کوئی نہیں ہے، اِس ضمن میں، مستقبل میں ارادہ ضرور ہے، اگر خدا نے چاہا۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

علم والوں کی کہاں قدر رہے گی باقی
جب تلک ہاتھ میں جاہل کے حکومت ہوگی

ای میل ایڈریس۔msabirjlp@gmail

غزل

ہر طرف بہاریں ہیں گل کلی کا موسم ہے
عشق وشق کچھ کر لے عاشقی کا موسم ہے

تم ہی روٹھے بیٹھے ہو بے سبب یہاں ورنہ
کائناتِ فانی میں ہر خوشی کا موسم ہے

لفظ لفظ ہر ساعت ابر بن کے برسے ہیں
"روز شعر کہتا ہوں، شاعری کا موسم ہے"

کس طرح بنے یکساں موسموں میں یہ موسم
کچھ امیر موسم کچھ مفلسی کا موسم ہے

ہر گلاب بکتے ہیں پر شباب آنے تک
ختم الفتیں شاید تاجری کا موسم ہے

ہر گلی ہر ایک راہیں خوف سے ڈری سہمی
کیسے مان لوں صابر روشنی کا موسم ہے



صبیحہ خان

نام صبیحہ خان، تخلص صبیحہ، تعلیم گریجویٹ۔ صحافت کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ بطور فری الانس جرنلیسٹ ''اردو نیوز، سعودی عرب'' اور ''اردو پوسٹ، کینیڈا'' میں کالم حالاتِ حاضرہ پر اس کے علاوہ سماجی، معاشرتی، مسائل پر کالم لکھنا اور اردو ٹی وی کینیڈا پر بطور ''کو ہوسٹ'' بھی فرائض انجام دیتی ہیں۔ ٹورنٹو، کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی باقاعدہ ابتداء ۲۰۰۱ء میں کی۔ اصنافِ سخن میں غزل، کالم اور فکاہیہ کالم کو اظہار کا بہترین وسیلہ سمجھتی ہیں۔ اپنی کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم دو شعری انتخاب ''نئی اڑان (۲۰۱۵)'' اور ''شعر و سخن ہمارے'' میں اِن کی شاعری اور نثر بھی شامل ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

دریچہ ہے یہ اِسی کا، یہ در اسی کا ہے
چلا گیا وہ مگر میرا گھر اسی کا ہے

ای میل sabanaz00@hotmail.com

غزل

زندگی ملے گی اب زندگی کا موسم ہے
ہر طرف ترانے ہیں اور خوشی کا موسم ہے

داستاں محبت کی دل سے میں سناتی ہوں
"روز شعر کہتی ہوں شاعری کا موسم ہے"

تم کبھی چلے آنا راہ میں بچھوں گی میں
ان دنوں مرے دل میں عاشقی کا موسم ہے

لوگ مجھ سے کہتے ہیں کیوں ہوئی ہو دیوانی
کیا بتاؤں میں ان کو دل لگی کا موسم ہے

کر کے ترک دنیا کو رب سے دل لگانا ہے
رب سے ہی ملے گا کچھ بندگی کا موسم ہے

انکساری جادو ہے کیوں نہ پھر جگائیں ہم
دنیا ہوگی قدموں پر عاجزی کا موسم ہے

جانے کس کی یادوں میں تم صبیحہ کھوئی ہو
کیا تمہاری یادوں پر تازگی کا موسم ہے؟

غزل

پھیلی ہر سو چاندنی ، روشنی کا موسم ہے
دل اداس ہے مرا ، تیرگی کا موسم ہے

چل پڑی نسیمِ صبح ، چھو رہی ہے کلیوں کو
پھول کے لئے یہی ، زندگی کا موسم ہے

اس کو مل گئی خوشی ، جس کو مل گیا کوئی
دلبروں کے واسطے ، دلبری کا موسم ہے

عجب ہے اضطراب اور بے کلی سی ہیان کو
کہیں بہار کو بھی جو ، تشنگی کا موسم ہے

ایک دوسرے سے سب یونہی ملتے ہیں یہاں
باوفا نہیں کوئی ، دل لگی کا موسم ہے

کس طرح جلاؤں میں دیپ اپنے پیار کا
ہے ہوا بھی تیز اور، بے بسی کا موسم ہے

صبیحہ ایک دن ملی میں جو اپنی ذات سے کہیں
ہوئی ہے تب سے آگہی، شاعری کا موسم ہے



ضیاء شہزاد

نام ضیاء الدین، قلمی نام ضیاء شہزاد، ۲۷ ر جنوری ۱۹۴۲ء کو باول، ہریانہ، انڈیا میں پیدا ہوئے۔ جامعہ کراچی سے صحافت میں ایم اے کر رکھا ہے۔ مختلف اخبارات و جرائد سے وابستہ رہے۔ ذاتی روزنامہ قومی اتحاد جاری کیا۔ ماہنامہ ''سات رنگ ڈائجسٹ'' اور ''داستان ڈائجسٹ'' کے مدیر رہے۔ ذاتی فلم ''دلاری'' بنائی، جس کے سکرپٹ رائٹر، ڈائریکٹر اور پروڈیوسر خود تھے۔ بے شمار فلموں کے سکرپٹ اور گیت لکھے۔ مختلف ڈائجسٹوں میں افسانے، قسط وار و مختصر کہانیاں لکھیں۔ اِن کی کتابوں میں ''یادوں کے اجالے''، ''ہجر کا تماشا''، ''چاند سا چہرہ'' اور ''ہجر کے رات دن'' شامل ہیں۔ بے شمار کتب زیرِ اشاعت ہیں جن میں حمد و نعت کا مجموعہ، نظموں کا مجموعہ، افسانوں کا مجموعہ ''ہمسفر'' اور ناول ''بدنام'' شامل ہیں۔

غزل

روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے
یاد کے گلابوں پر تازگی کا موسم ہے

دل کو رکھئے قابو میں دیکھنا نہ لٹ جائے
آج کل جدھر دیکھیں رہزنی کا موسم ہے

تنگ آ گیا ہوں میں تجھ سے اے دلِ ناداں
روز روز تیرا تو خود سری کا موسم ہے

آج دل کی باتوں میں آ گیا ہوں آخر میں
کیا کروں ہے مجبوری عاشقی کا موسم ہے

موسمِ بہاراں ہے ہر سو پھول بکھرے ہیں
کاش تم بھی آ جاتے زندگی کا موسم ہے

فلسفہ محبت کا کس قدر ادھورا ہے
دو دلوں میں دوری ہے تشنگی کا موسم ہے

تم کو ٹوٹ کر چاہوں دل مرا اچھلتا ہے
کب یہ دل ہے قابو میں دل لگی کا موسم ہے

دل ہی قیمتی شے تھا لٹ چکا ہے وہ بھی اب
خالی ہاتھ پھرتا ہوں مفلسی کا موسم ہے

ہر قدم پہ پہرے ہیں آج اس کی گلیوں میں
غم ہے اس کا اے شہزاد بے بسی کا موسم ہے

غزل

لگ رہا ہے جیسے یہ میکشی کا موسم ہے
گنگنا رہا ہے دل نغمگی کا موسم ہے

کل بھی تھی شبِ فرقت ہر طرف اندھیرا تھا
کیسے کہہ دوں میں یارو روشنی کا موسم ہے

آدمی ہو پھر بھی تم آدمی سے بچ رہنا
ہر قدم پہ زہریلے آدمی کا موسم ہے

آؤ مل کے بیٹھے ہم گیت پیار کا گائیں
دلبری دکھائیں ہم دلبری کا موسم ہے

چاند چہرے پر اپنے کالی زلفیں بکھرا دو
بد نظر نہ لگ جائے بد گھڑی کا موسم ہے

تم نے زلفیں کیا کھولیں چھائی ہے گھٹا جیسے
دل بھی گنگنا اٹھا راگنی کا موسم ہے

روبرو ہو تم میرے چاند بھی فلک پر ہے
ہر طرف اجالا ہے چاندنی کا موسم ہے

تم مرے خیالوں میں رقص کر رہی ہو آج
جھوم جھوم جاتا ہوں بے خودی کا موسم ہے

ان دنوں رقیبوں کے شہر بھر میں پہرے ہیں
دھیان رکھنا اے شہزاد دشمنی کا موسم ہے

غزل

خستہ حال لوگوں پہ خستگی کا موسم ہے
جی رہے ہیں گھٹ گھٹ کر بے دلی کا موسم ہے

شہر میں ترے حاکم موت دندناتی ہے
لوگ مرتے ہیں جیسے پت جھڑی کا موسم ہے

کیا یہی ہے تبدیلی سارا ہو گیا تلپھٹ
کس کے آگے روئیں ہم بے کسی کا موسم ہے

بھوکے ننگے لوگوں کو وہ سناتے ہیں پڑدہ
چاند پر بھی جائیں گے، کیا ہنسی کا موسم ہے

جینا ہو گیا مشکل ہر طرف ہے مہنگائی
ہم پریشاں حالوں پر مردنی کا موسم ہے

ہو رہے ہیں پھر جلسے ریلیاں نکلتی ہیں
بھانت بھانت کے لیڈر، لیڈری کا موسم ہے

علم کے اجالوں سے یہ جہان روشن ہو
علم بانٹیں لوگوں میں آگہی کا موسم ہے

اڑ گئے پرندے بھی غمزدہ شجر بھی ہیں
ہر طرف ہے سناٹا، تیرگی کا موسم ہے

آؤ اے ضیا شہزاد راستہ دکھائیں ہم
منزلیں مقدر ہوں رہبری کا موسم ہے

غزل

حاسدوں کی نظروں میں دوستی کا موسم ہے
دوستی کے پردے میں دشمنی کا موسم ہے

ان کی نظریں پڑھیے تو خون سا جھلکتا ہے
چہروں پر لکھا جیسے برہمی کا موسم ہے

کیا بھروسہ ان پر ہو کہنے کو ہیں یہ احباب
رام رام منہ میں ہے اور چھری کا موسم ہے

سخت گرمیوں میں بھی خواب کیسے آتے ہیں
دیکھا اس کراچی میں بس مری کا موسم ہے

کینہ پروروں میں اب رہنا ہو گیا مشکل
دم سا گھٹتا ہے اپنا بس انہی کا موسم ہے

بزمِ شاعری میں اب دال ہی نہیں گلتی
بس سخنوروں میں بھی باہمی کا موسم ہے

جس کی لاٹھی اس کی بھینس آ چکا ہے اب صادق
جس کے ہاتھ میں لاٹھی بس اسی کا موسم ہے

خواب کیسے ہوں پورے جیب میں نہیں دانے
مدتوں سے اپنا تو مفلسی کا موسم ہے

چاند چہرہ دیکھا تھا برسوں پہلے اے شہزاد
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"



طیبؔ قاسمی گنگوہی

قلمی نام طیب قاسمی گنگوہی، تعلیم عالمیت مکمل، فاضل دیو بند سہارنپور۔ درس و تدریس سے وابستگی ہے۔ دھولا پڑہ، گنگوہ، سہارنپور یوپی، بھارت میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۷ء میں کی جو تاحال جاری و ساری ہے۔ اصناف سخن میں حمد، نعت، غزل اور قطعات کو اظہار ذات کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ کتاب ابھی تک کوئی شائع نہیں ہوئی۔ مستقبلِ قریب میں بھی ابھی کوئی ارادہ نہیں بنا۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

خواہش ہے اگر شیریں زباں بولیں یہ بچے
یہ میری گزارش ہے انہیں اردو پڑھا دو

غزل

تیرگی ہوئی رخصت روشنی کا موسم ہے
ہے اندھیری یہ شب لیکن چاندنی کا موسم ہے

نرم رکھ ذرا لہجہ تلخ گفتگو مت کر
تم جہاں ہو اس جا شائستگی کا موسم ہے

پھول بے شگفتہ یوں ہی نظر نہیں آتے
ہے ہرا بھرا منظر تازگی کا موسم ہے

اس برس کا لمحہ ضائع میں اب نہیں کرتا
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"

عشق ہو گیا تم سے بے سبب نہیں لیکن
تم بھی جانتے ہو اب عاشقی کا موسم ہے

دوستی کے قابل ہیں بزم میں جو اپنی طیبؔ
دوستی کریں ان سے دوستی کا موسم ہے



عبدالرحمٰن ظفر مرغوبپوری

نام عبدالرحمٰن، تخلص ظفر مرغوبپوری، تعلیم عربی چہارم۔ امامت کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ روڑکی، بھارت میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۸ء میں کی۔ اصناف سخن میں حمد، نعت، غزل وغیرہ میں مشقِ سخن کرنا پسند کرتے ہیں۔ کتاب ابھی تک کوئی شائع نہیں ہوئی تاہم مستقبل قریب میں ایک عدد شعری مجموعہ ''گلوں کا دریا'' کے نام سے شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے؂

یہ بیکسی ہے میری کہ جس نے دغا نہ کی
مردہ ضمیر ہے تو کہ تو نے حیا نہ کی

غزل

دل لگی کا موسم ہے، دل کشی کا موسم ہے
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"

پھر سے قحط برپا ہے میرے دلِ محزوں میں
بادلو! چلے آؤ تشنگی کا موسم ہے

جامِ عشق و الفت ہی ہے دوائے دل اپنا
چار سو نظر آئے میکشی کا موسم ہے

خوف دل کو ہوتا ہے، بھیڑیا نکل آئے
جس طرف قدم رکھیں، دشمنی کا موسم ہے

اک دیا ہی روشن ہے، بادلوں کی نگری میں
اے صبا ذرا ٹھیرو، تیرگی کا موسم ہے

میرا دین و مذہب ہے، امن کا محبت کا
اِس لئے جوانوں پر، خامشی کا موسم ہے

بات بھی نہیں سنتا، کوئی اب ظفرؔ میری
جب پتا چلا میرے، غربتی کا موسم ہے

غزل

چل رہا ہے ساون، یہ دلگی کا موسم ہے
روز دل یہ کہتا ہے بیکلی کا موسم ہے

میکدہ رقیبوں کا ہے یہاں چلو جاناں
تم پلا دو آنکھوں سے، میکشی کا موسم ہے

صرف تیرے ناموں کا ہے ترانہ لب پر پھر
اس لئے خودی میں بھی بیخودی کا موسم ہے

بے حساب ظالم اب کر رہے تشدد پھر
ظالموں کا قبضہ ہے دشمنی کا موسم ہے

بے وجہ نکلنے سے اجتناب کرنا تم
جابجا کھڑا ظالم، پھر اسی کا موسم ہے

اے ظفرؔ جدھر دیکھا آتش عداوت ہے
جھوٹ کہہ رہے ہیں سب دوستی کا موسم ہے

غزل

شکر رب چلو کر لیں، سنسنی کا موسم ہے
آخری پڑاؤ پر زندگی کا موسم ہے

پاس اپنے کوئی بھی، نیکیاں نہیں رکھی
وقت ہے ابھی کر لو بندگی کا موسم ہے

عارضی ہے آرائش، بے وفا بھی ہے دنیا
چارسو جہاں بھر میں تیرگی کا موسم ہے

بے ثبات دنیا ہے، فکر عقبیٰ ہونا تھا
تو ہے کہ یہاں تجھ پر برتری کا موسم ہے

ترک کر سبھی راہیں اے ظفر یقیں کر تو
اُن کے لائے مذہب میں، روشنی کا موسم ہے



عبدالغنی ماہر

نام عابد عبدالغنی، تخلص ماہر، تعلیم ایل ایل ایم، وکالت کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ حیدرآباد دکن، ورنگل، انڈیا میں سکونت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۱ میں ہوئی۔ اصنافِ سخن میں فی الحال غزلیات پر ہی توجہ ہے۔ تاحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم مستقبل قریب میں غزلوں کا مجموعہ منظرِ عام پر لانے کا ارادہ ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

انقلابی دور میں بھی ہم اٹھاتے ہیں قلم
کام لیتے ہم نہیں جذبات میں شمشیر سے
جسم کو تو قید کر سکتے ہو لیکن یاد ہو
تم خیالوں کو جکڑ سکتے نہیں زنجیر سے

ای میل ایڈریس:ghaniabdula@gmail.com

غزل

بند سارے میخانے میکشی کا موسم ہے
جام اِک نظر کا دے تشنگی کا موسم ہے

عشق سے شکایت کیوں عاشقی کا موسم ہے
پاس میرے تم آؤ دل لگی کا موسم ہے

گل کھلیں سخن کے ہر باغ میں، تمنا ہے
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"

مست ہیں اشارے بھی مست ہیں نظارے بھی
دل بہار لگتا ہے، دلکشی کا موسم ہے

سنگ اُس سریلی سی صوت کے ملا آواز
کر شباب کی سنگت، نغمگی کا موسم ہے

آدمی یہ ہوتا ہے دور آدمی سے کیوں ؟
ایک سے ہوں انساں تو آدمی کا موسم ہے

ڈرتا ہے غموں کے تو کیوں پہاڑ سے ماہرؔ
کٹتا ہے خوشی سے بھی ان کہی کا موسم ہے

غزل

چاپلوسی کا لیڈر اردلی کا موسم ہے
بہر حال چمچوں کو سب فری کا موسم ہے

زلف کی سیاہی میں تیرگی کا موسم ہے
یار کا چمکتا رخ روشنی کا موسم ہے

دوستوں کی جانب چل دوستی کا موسم ہے
دشمنوں کے رستے چھوڑ دشمنی کا موسم ہے

مختصر سہی گو شب وصل کی ملی تجھ کو
کر چراغ غم کے گل اب خوشی کا موسم ہے

سو بہاریں واپس جائیں غم نہیں مجھ کو
ایک بار آؤ تم زندگی کا موسم ہے

روز دیکھ لیتا ہوں تجھ میں نت نئے انداز
کہتا ہوں غزل ہر دن شاعری کا موسم ہے

داستاں وفا کی سن کر کہے صنم ماہرؔ
کون سا زمانہ وہ اور کبھی کا موسم ہے



عبدالقادر رضوی

قلمی نام عبدالقادر رضوی، تعلیم تخصص فی الفقہ، خطابت و امامت و روحانی معالج کے پیشے / مشغلے سے منسلک ہیں۔ پاٹن جبلپور ایم پی، بھارت سے تعلق ہے اور وہیں میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۸ء میں کی جس کا سلسلہ تا حال جاری و ساری ہے۔ اب تک اِن کی کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم مستقبل بعید میں اس کے امکان کو رد بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

تیری اِس بنجر زمین کو لہلہانے کے لیے
دیکھ دشتِ کربلا اصغر کو لاتے ہیں حسین

ای میل aqrazvi68@gmail.com

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

آج میری قسمت میں کیا خوشی کا موسم ہے
سامنے مدینہ ہے بیخودی کا موسم ہے

زندگی عطا کی ہے اس گھڑی شہہ دیں ﷺ نے
جب زمانہ کہتا تھا خودکشی کا موسم ہے

فیض عشق سرور ﷺ کا یہ اثر ہوا مجھ پر
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"

اب تو جلوۂ زیبا یا نبی ﷺ دکھا دیجے
قبر میں اکیلا ہوں تیرگی کا موسم ہے

ظالموں کی زد میں اب مصطفےٰ کی اُمت ہے
یا خدا کرم کر دے بے حسی کا موسم ہے

جب بنی ہے میخانہ آنکھ میرے مرشد کی
یار پھر پئے جاؤ مئے کشی موسم ہے

یا نبی ﷺ عطا کر دیں جام عبدالقادرؒ کو
میرے دل کی دنیا میں تشنگی کا موسم ہے



عدنان اکبر عدنان

نام عدنان اکبر عدنان، تخلص اکبر۔ انٹر میڈیٹ میں زیرِ تعلیم ہیں۔ فیصل آباد، پاکستان میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۸ء میں کی جس کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ اصنافِ سخن غزل اور نظم کو اظہارِ ذات کا بہترین وسیلہ سمجھتے ہیں۔ کوئی کتاب اب تک شائع نہیں ہوئی ہے تاہم مستقبل میں اِس بارے میں پُر امید ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

ایک بلبل کے چلے جانے کے بعد
ایک برکش در بدر دیکھا گیا

غزل

روز شعر کہتا ہوں، شاعری کا موسم ہے
سچ ہے، آج کل ہر سو دل لگی کا موسم ہے

پہلی موڑ چکی ہے منہ، دوسری بھی ہے ناراض
آج کل نرالی ہی بے رخی کا موسم ہے

اب کیوں اس قدر پیارے جھرجھرایا سا ہے تو
اب جو چل رہا ہے وہ تازگی کا موسم ہے

تجھ کو میرا ہونا ہے یا نہیں، بتا سچ سچ
دلبری کا موسم ہے، دل لگی کا موسم ہے

اب مرا تعارف بھی سب سے وہ کرواتا ہے
لگ رہا ہے اب جیسے آگہی کا موسم ہے

بولتی تھی وہ کتنا، دل کو کیا لگی کہ اب
اُس پہ آج کل کتنی خامشی کا موسم ہے

اب بھلا یہ اندھیارے لے کر میں کہاں جاتا
آج کل تو اے اکبر روشنی کا موسم ہے



عرفان قادر

نام عرفان قادر، کیمیکل انجینئرنگ میں ایم ایس سی کئے ہوئے ہیں اور اسی شعبے میں ملازمت کرتے ہیں۔قصبہ گجرات، ضلع مظفر گڑھ سابقہ شجاع آباد (ملتان)، پاکستان میں رہائش پذیر ہیں۔شاعری کی ابتداء ۱۹۹۱ء سے ۱۹۹۳ء مسلسل اور پھر اس کے بعد ۲۰۱۴ء سے یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔اصناف سخن میں مزاحیہ طرحی غزل میں کلام لکھنا پسند کرتے ہیں۔کتاب ابھی تک کوئی شائع نہیں ہوئی تاہم ایک ضخیم مجموعۂ کلام کی برقی کتاب ”سر پھوڑ کے“ کے نام سے موجود ہے۔اسی کتاب کو مستقبل قریب میں شائع کرنے کا ارادہ بھی ہے۔ان کا ہر شعر ان کا نمائندہ شعر ہے۔

ای میل ایڈریس:engriq@gmail.com

غزل

آ گئے الیکشن پھر، لیڈری کا موسم ہے
مِل کے سب بجائیں گے، ڈگڈگی کا موسم ہے

ایک ہاتھ میں چونسا، ایک ہاتھ میں سندھڑی
روز آم کھاتا ہوں، آم ہی کا موسم ہے

میں جو شعر کہتا ہوں، آپ بن گئے نقاد
دوستوں کی آپس میں دُشمنی کا موسم ہے

آرڈر جو بیگم دے، ہو بہو کرو تعمیل
چُوں چرا نہیں کرنا "جی! ابھی" کا موسم ہے

شاعرو! دسمبر میں، تر بتر کہو غزلیں
خشک ہے نہیں کھانسی، بلغمی کا موسم ہے

اختلاف ہو شاید، ایک آدھ بندے کو
شادیوں کا موسم تو خودکشی کا موسم ہے

کوئی اب نہ گھبرائے، شور مت کرے بالکل
پھر عوام کو دے دو، چوسنی کا موسم ہے

سب کو ہے یہ آزادی، آج مت اُسے روکو
جس طرح بھی ٹرّائے، مینڈکی کا موسم ہے

بس گئے وہاں جا کر، لوگ چھوڑ کر ملتان
گرم ہو گیا جس سے اب مری کا موسم ہے

شعر ٹھیک ہو بھی تو داد کون دیتا ہے؟
داد کون دیتا ہے؟ کاہلی کا موسم ہے



عمر عامل

نام عمر فاروق، تخلص عامل، میٹرک میں زیرِ تعلیم ہیں۔ ڈیرہ غازی خان، پاکستان اِن کا علاقہ ہے اور وہیں رہائش پذیر بھی ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۵ء میں کی جس کا سلسلہ تاحال جاری و ساری ہے۔ اصنافِ سخن میں غزل اور قطعات کی تخلیق میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ شاعری کی کتاب ابھی کوئی شائع نہیں ہوئی اور نہ مستقبلِ قریب میں اس کا کوئی ارادہ ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

جا میرؔ بسے موت کی آغوش میں عاملؔ
اب کشتِ سخن کو ہے سخن دان سے خطرہ

ای میل Umar.aamil@gmail.com

غزل

عاشقی کا موسم ہے میکشی کا موسم ہے
دوستو ہمارے ہاں تیرگی کا موسم ہے

کربلا میں ہوں میں یا حشر کا ہے یہ میداں
چار سو جہاں میرے تشنگی کا موسم ہے

پہلے تو محبت کا عاشقی کا موسم تھا
اب دیارِ دل میں شیشہ گری کا موسم ہے

ایک شعر بھی ہم کو اب تلک عطا نہ ہوا
لوگ کہہ رہے ہیں کہ شاعری کا موسم ہے

بے وفا ہر اک نے پھر گھر سجا لیا اپنا
شہرِ بے دِلاں میں پھر روشنی کا موسم ہے

ہر طرف سے لوگوں نے منہ بنا لیا ہے اب
دن عجیب ہیں عالمِ بیدلی کا موسم ہے



غلام حیدر جامی

نام غلام حیدر، تخلص جامیؔ، تعلیم تخصص فی الفقہ ۔دارالعلوم فیض العلوم سونا پور ہاٹ اتر دیناجپور بنگال میں درس وتدریس سے وابستہ ہیں۔ جہان پور، سعدی پور بلیجا، بائسی، پورنیہ، بہار، الہند میں رہائش پذیر ہیں۔شاعری کی ابتدائی ۲۰۱۸ء سے کی۔اصناف سخن میں نعت ومنقبت پسندیدہ ذریعۂ ابلاغ ہیں۔ ابھی تک کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم مستقبل میں ''بہرے جامی جامی رادہ جام عشق'' کے نام سے کتب کا امکان ہے۔اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

بہرے جامی جامی را دہ جام عشق
از جناب مصطفیٰ یا غوث اعظم دستگیر

ای میل haideralirshidi@gmail.com

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

ذکرِ شاہِ احمد ﷺ اور چاندنی کا موسم ہے
ہر کسی کے لب پر ہے نغمگی کا موسم ہے

آیئے میرے آقا ﷺ دستگیری کیجیے اب
گرمیٔ قیامت میں پیشگی کا موسم ہے

رنج و غم کے دریا میں زندگی کی کشتی ہے
موج کا تلاطم ہے بے بسی کا موسم ہے

کل جہاں کے ہیں مالک کھانا جو کی روٹی ہے
مصطفیٰ ﷺ کی سیرت میں سادگی کا موسم ہے

اپنا ہو یا بیگانہ سب ہی لیتے ہیں صدقہ
خواجہ جی کی چوکھٹ میں خواجگی کا موسم ہے

زندگی سنورتی ہے اسوۂ محمد ﷺ سے
لَو لگاؤ جامیؔ! تم دل لگی کا موسم ہے

مولانا غلام غوث اجملی پورنوی

نام مولانا غلام غوث اجملی پورنوی، تخلص اجملؔی، عالم فاضل قاری وسطانیہ فوقانیہ ہیں۔ پیشہ خدمت دین اور درس وتدریس ہے۔ خطے سیمانچل بہار، پورنیہ، بھارت سے تعلق رکھتے ہیں اور رہیں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۷ء کے آخیر میں کی۔ اصناف سخن میں حمد باری تعالیٰ، نعت، مناقب اولیاء اور اتفاقیہ طور پر غزل لکھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ کوئی کتاب اب تک شائع نہیں ہوئی۔ ان کا نمائندہ شعر ہے ؎

آج ہی سجا لے تم گھر میں محفل آقا
خوب کر ثنا اُن کی نغمگی کا موسم ہے

ای میل Razviajmali@gmail.com

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

دل اداس رہتا ہے بے بسی کا موسم ہے
یا نبی ﷺ بچا مجھ کو گمرہی کا موسم ہے

مصطفیٰ ﷺ ثنا تیری ہو گئی عطا مجھ کو
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"

بن کے آ گئے سرور اس زمیں کا جب آقا
ہر طرف فضا مہکی سروری کا موسم ہے

مصطفیٰ ﷺ زمیں پر جب آ گئے مرے یاور
کہ اٹھا زمانہ یہ چاندنی کا موسم ہے

وہ مدینے کی گلیاں یاد آتی ہے آقا ﷺ
لے بلا مجھے در پر رخصتی کا موسم ہے

دل نہیں یہ لگتا ہے دیکھ لوں مدینہ میں
کر عطا زیارت اب ڈلڈلی کا موسم ہے

آج ہی سجا لو تم گھر میں محفل آقا ﷺ
خوب کر ثنا ان کی نغمگی کا موسم ہے

عاشقو سنو دل سے مصطفیٰ ﷺ کی مدحت کر
کھول کر عبادت کر بندگی کا موسم ہے

دے شراب تو الفت ہے طلب یہی میری
تشنگی کا عالم ہے بیخودی کا موسم ہے

اکملی گدا تیرا کر عطا اسے صدقہ
یا نبی ﷺ کرم کر دے زندگی کا موسم ہے



فیروز رضا نوری سعیدی

قلمی نام فیروز رضا نوری، تخلص سعیدی، مدرسہ اجوکیشن بورڈ پٹنہ بہار سے حفظ و قرات و عالمیت کا کورس کر رکھا ہے۔درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔دارلعلوم افکار حق انوار القرآن مہالنگپور کرناٹک انڈیا میں رہائش پذیر ہیں۔شاعری کا آغاز لگ بھگ ۲۰۱۸ء میں کیا۔شرف تلمذ شعیب رضا پیلی بھیت و علامہ پروفیسر نظیر مظہر السعیدی پاکستان سے ہوا۔اصناف سخن حمد و نعت، غزل، نظم، قطعہ اردو سور جاپوری وغیرہ کو اظہارِ ذات کا وسیلہ سمجھتے ہیں۔اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

صدقہ ہے اے سعیدی یہ نعتِ رسول ﷺ کا
سب سے جدا جہان میں شہرت ملی مجھے

ای میل Firozrazan98Gmail.com

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نعت لکھ نبی ﷺ کی یہ بندگی کا موسم ہے
یادِ مصطفائی ﷺ میں زندگی کا موسم ہے

ڈوب کر میں یادوں میں رحمت دو عالم کی
روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے

دیکھ کر مجھے آقا ﷺ کہتا ہے زمانہ یہ
آج بھی غلاموں میں سادگی کا موسم ہے

کیسے بھولوں میں آقا آپ ہی کے صدقے میں
دور مجھ سے بیشک اب بے بسی کا موسم ہے

آمدِ محمد ﷺ سے، مٹ گئی ہے تاریکی
آج بھی زمانے میں روشنی کا موسم ہے

کیوں نہ عشق کرتا میں اے سعیدؔی آقا سے
عشقِ مصطفےٰ ہی سے دلکشی کا موسم ہے



فیصل قادری گنوری

نام فیصل قادری گنوری، تخلص فیصلؔ، تعلیم ایم اے جغرافیہ، ٹیلرنگ کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ محلہ سالم پورہ قصبہ گنور ضلع سنبھل یوپی، گنور انڈیا میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۲ء میں کی جس کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔ نعت و غزل کو اظہارِ ذات کا ذریعہ بنایا۔ کتاب فی الحال کوئی شائع نہیں ہوئی لیکن خدا کے فضل و کرم سے نعتیہ و غزلیہ کلام تقریباً ۱۰۰۰ سے زائد کہہ چکے ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

ہم شاعری کی شین سے واقف نہ تھے مگر
سرکار کے کرم نے سخن ور بنا دیا

غزل

کھل اُٹھے گُل و غنچے تازگی کا موسم ہے
چھائی ہے گھٹا ہر سو عاشقی کا موسم ہے

میکدے میں چلتے ہیں، ساقیا کی نظروں سے
آؤ جام پیتے ہیں میکشی کا موسم ہے

سوزِ دل بُھلا دیجے آئی ہے سُہانی رُت
سازِ دل کی لے پر اب نغمگی کا موسم ہے

روشنی کی خواہش ہے اپنا گھر جلا ڈالو
ہر طرف اندھیرے ہیں تیرگی کا موسم ہے

ان کی مست نظروں سے مست ہو گیا ہوں میں
ہوش کی نہ کر باتیں، بے خودی کا موسم ہے

اُجڑا اُجڑا گلشن ہے، ہیں اداس بھنورے بھی
ہر طرف ہے سناٹا، خامشی کا موسم ہے

روز فکر کو فیصل بخشتے ہیں وہ موضوع
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"



قدسیہ ظہور

نام قدسیہ ظہور، تخلص قدسی، تعلیم کے مد میں ایم اے معاشیات، ایل ایل بی کر رکھا ہے۔ شعبہ تدریس سے منسلک ہیں۔ نوشہرہ (خیبر پختونخواہ)، پاکستان میں رہائش پذیر ہیں۔ تا حال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم مستقبل میں اس کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ غزل اور کچھ حد تک نظم کو اظہارِ ذات کا وسیلہ بنایا ہوا ہے۔

ای میل stars.weety@hotmail.com

غزل

عشق ہو گیا ہے جی ، دل لگی کا موسم ہے
بے خودی کا عالم ہے ، بے کلی کا موسم ہے

پھر کسی کو دیکھا ہے ، پھر کسی کو چاہا ہے
دل کے تار چھڑتے ہیں ، شاعری کا موسم ہے

آؤ موج میں آئیں ، زندگی میں لوٹ آئیں
ڈوب کے ابھر جائیں بے خودی کا موسم ہے

ہر گھڑی گزرتی ہے تیرا نام لیتی ہوں
بس تری محبت میں بندگی کا موسم ہے

تیرے دیکھ لینے سے دل کی رت بدلتی ہے
صرف تیری آنکھوں میں زندگی کا موسم ہے

یاد کی چنبیلی ہے ، موتیا محبت کا
میرے گھر کے آنگن میں تازگی کا موسم ہے

اس حسین موسم پر اور بات کیا کرنا
یہ جو تیرا موسم ہے، قدسی ہی کا موسم ہے



کوکی گل

نام کوکی گل (یہ نک نیم ہے)، بی اے کیا ہوا ہے۔ ہاؤس وائف ہیں۔ رحیم یار خان، بچپن لاہور میں گزرا۔ رحیم یار خان، پنجاب، پاکستان میں مقیم ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۶ء میں کی۔ اصناف سخن میں حمد و نعت، غزل، نظم، قطعہ، ہائیکو وغیرہ کو اظہارِ ذات کا وسیلہ بنانا پسند کرتی ہیں۔ اردو، پنجابی دونوں میں شاعری کرتی ہیں۔ ایک کتاب "صدائیں" کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ مزید کتابیں فردیات اور خواب ریزہ کے ناموں سے آنے کی توقع ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؂

جرم کوئی بھی مجھ سے نہ سرزد ہوا
سب سزائیں فقط سوچ کی دی گئیں؟

ای میل ایڈریس koki.ahsaan@yahoo.com

غزل

پھول ہیں ہر سو، یہ دل کشی کا موسم ہے
آپ ہی کے جلوے ہیں، شاعری کا موسم ہے

آپ کے بلانے سے، آپ کے یوں جانے سے
اور پیاس بڑھتی ہے، تشنگی کا موسم ہے

قافیے سنورتے ہیں، دل میں جب مچلتے ہیں
ذہن میں روانی ہے، آگہی کا موسم ہے

بے خودی کا عالم ہے، دل خراب موسم میں
کب کسی کی سنتا ہے، بے بسی کا موسم ہے

مل گیا بہانہ بھی، تم سے آج ملنے کا
رو کے کل منائیں کیوں، یہ ہنسی کا موسم ہے



گوہر رحمٰن گہر مردانوی

نام گوہر رحمٰن، تخلص گہر، مردان خیبر پختونخواہ (پاکستان) کے شہر مردان سے تعلق رکھتے ہیں اور وہیں مقیم ہیں۔ تعلیم بی اے مع سرٹیفکیٹ ان جرنلزم ہے۔ پیشہ درس وتدریس ہے۔ بہت اچھے گرافک ڈیزائنر ہیں۔ اصناف سخن میں مرغوب حمد ونعت ہیں جبکہ غزل، نظم، نثر، فکاہیہ، مضامین، انشائیہ، فکاہیہ، افسانہ وغیرہ میں تسلسل سے خامہ فرسائی فرماتے رہتے ہیں۔ خاصے پر گو شاعر ہیں، تقریباً روزانہ کے حساب سے کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے ہیں۔ اردو کے علاوہ پشتو زبان کے بھی اچھے شاعر ہیں۔

ای میل Sufi2014.fa@gmail.com

غزل

بے ثبات دنیا ہے، بے کلی کا موسم ہے
آج کل طبیعت پر خامشی کا موسم ہے

اِس جہانِ دیگر میں ہر کوئی پرایا ہے
غم کسی سے بانٹوں گا بے بسی کا موسم ہے

شامِ غم ٹھہر جاؤ، دل لگی کریں تھوڑی
اِک ذرا حیاتی میں دلکشی کا موسم ہے

ہر طرف مصیبت ہے ہر جگہ پہ بے چینی
کس نے کہہ دیا ایسا بہتری کا موسم ہے

کامرانیوں پر سب اس طرح پچھاڑیں گے
جس طرف نگاہ ڈالو برتری کا موسم

عزم نو لیے گوہر حل نکالنا ہوگا
جس جگہ خرابی ہے ابتری کا موسم ہے

حمد باری تعالیٰ

گر پڑا ہوں سجدوں میں بے خودی کا موسم ہے
انبساط کا عالم سرخوشی کا موسم ہے

وجد آفریں لمحے رب عطا کریں سب کو
دلبرانِ اقدس کے دلبری کا موسم ہے

حب رب تعالیٰ میں غرق ہوگیا جو بھی
پھر تو سمجھئے ہر سو عاشقی کا موسم ہے

آؤ حق کے رستے پر انتخاب برتر ہے
جس طرف بھی دیکھو گے روشنی کا موسم ہے

کفر کے نظاموں میں ہر طرف جہالت ہے
بس نظر کا دھوکہ ہے دلکشی کا موسم ہے

عجز خو بنا گوہر جس میں کامیابی ہے
خلقِ نور میں ہر سو عاجزی کا موسم ہے



محمد احمد زاہد

نام قمر عباس زاہد، قلمی نام محمد احمد زاہد، سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب میں رہائش پذیر ہیں۔ عربی اور اسلامیات ایم اے کر رکھا ہے۔ صدائے حق کے نام سے فیس بک پر حالاتِ حاضرہ پر کالم بھی لکھتے ہیں۔ شاعری کرتے ہوئے تقریباً چھ سات سال ہو چکے ہیں جو ہنوز جاری ہے۔ پسندیدہ شاعر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ فی الحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم اگلے سال تک نعتیہ کلام کے مجموعے کی اشاعت کا منصوبہ ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

تمہیں کیسے گوارہ ہو رہا ہے
ہمیں جو بھی خسارہ ہو رہا ہے

غزل

روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے
دلکشی ہے سوچوں میں تازگی کا موسم ہے

لوگ گنگناتے ہیں جھوم جھوم جاتے ہیں
پھول مسکراتے ہیں زندگی کا موسم ہے

خامشی سے ہر جانب دیکھ کر لگے مجھ کو
عشق کے خرابوں میں بے کلی کا موسم ہے

لاکھ دل سے میں چاہوں ان کا دل بھی آ جائے
کیا کروں نہیں آتا بے بسی کا موسم ہے

جب سے ان کو دیکھا ہے تو مجھے لگے سب کچھ
ان کے ساتھ ہی میری زندگی کا موسم ہے

وقت کا بھروسہ کیا کب بدل چلے زاہد
فائدہ اُٹھا لے تو ، بندگی کا موسم ہے

نعتیہ قطعہ

لب پہ نعت ہے میرے، آگہی کا موسم ہے
تیرگی نہیں دل میں، روشنی کا موسم ہے
کیا خبر مرے آقا ﷺ کب مجھے بلائیں گے
کب سے منتظر ہوں میں، بے بسی کا موسم ہے



محمد اکبر خان اکبر

نام محمد اکبر خان، تخلص اکبر، تعلیم ایم اے (اردو)، ایم بی اے، ایم ایس سی۔ ایک مقامی کالج میں اردو کے لیکچرار ہیں۔ کوئٹہ بلوچستان، پاکستان میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۱۹۹۹ء میں کی جو پورے شدومد سے جاری ہے۔ اصنافِ سخن میں غزل، نعت، حمد، قطعہ، ہائکو وغیرہ کو اظہارِ ذات کا بہترین وسیلہ سمجھتے ہیں اور انہیں اصناف میں شاعری کرتے ہیں۔ ایک سفر نامہ ''نیشا پور سے کوالالمپور'' شائع ہو چکا ہے۔ ایک شعری مجموعہ ''جادو نگری میں اذان'' جلد آنے کی توقع ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے

اب نہ خود کو اداس رکھیں گے
اُن کے وعدوں کا پاس رکھیں گے

ای میل khan.quetta@gmail.com

غزل

چاہتوں کے گلشن میں شاعری کا موسم ہے
دور تم ہوئے ہو کیا، بے خودی کا موسم ہے

کارزارِ دنیا میں روز اِک کہانی ہے
رنج و غم بکثرت ہے، تشنگی کا موسم ہے

غم نا آشنائی کا اور نہ سہا جائے
اجنبی نہ کہنا تم، آگہی کا موسم ہے

یوں وفورِ عشق میں ہے حیات بے سکون
اب نصیب میں تو بس تیرگی کا موسم ہے

رنج و غم کی دنیا میں کوئی بھی نہیں تیرا
اک وہی سہارا ہے، بے بسی کا موسم ہے

بے وفائی سے گریز کس لیے کیا جائے
چار سو ہے تاریکی، تیرگی کا موسم ہے

بات لب پہ آ گئی، گل کئی کھلا گئی
خوف نارسائی کا، تشنگی کا موسم ہے



محمد امیر حمزہ نظامی

نام محمد امیر حمزہ نظامی، تخلص نظاؔمی، تعلیم: انٹرمیڈیٹ بارہویں ٹو میں پڑھ رہے ہیں، ساتھ ہی ساتھ (بی اے پارٹ ون) اور مدرسے میں قاریٔ قرآں کا کورس بھی کر رہے ہیں۔ معلم ہیں اور ان کی خدمات مکاتب و مساجد کے لئے مختص ہیں۔ رانچی (جھارکھنڈ)، بھارت میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء زیارتِ حرمین شریفین کے بعد پیر و مرشد کے فیض سے اپریل ۲۰۱۷ء کو زمینِ عرب دبئی میں ہوئی۔ اصناف سخن میں حمد و نعت و منقبت میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ فی الحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم ایک شعری مجموعہ "لمحاتِ نعت" جلد متوقع ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

سرکار کی مدحت کے توسل سے نظاؔمی
ہم اپنے مقدر کی سحر دیکھ رہے ہیں

ای میل ایڈریس amirhamzanizami786@gmail.com

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

زندگی کا موسم ہے بندگی کا موسم ہے
ہر طرف مدینے میں دلکشی موسم ہے

آپ ﷺ نورِ اول ہیں، کیجیے اسے روشن
یا نبی ﷺ مرے گھر میں تیرگی کا موسم ہے

زائرینِ طیبہ یہ کہہ رہے ہیں خوش ہو کر
ہم مدینے جائیں گے حاضری کا موسم ہے

میں غلام احمد ﷺ ہوں نعت پاک پڑھتا ہوں
سب کو میں سناؤں گا نعت ہی کا موسم ہے

دیکھ لوں رخ انور پیاسی ہیں مری آنکھیں
میرے دیدہ و دل میں تشنگی کا موسم ہے

رحمتِ خدا ہے یہ اور کرم شہِ دیں کا
روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے

یوں ہی نغمۂ سرور ﷺ اے نظامی گاؤ تم
بزم میں ہر اِک جانب نغمگی کا موسم ہے



محمد جسیم الدین نوری

نام محمد جسیم الدین نوری فیضی رضوی، تخلص نوریؔ، ۱۵ مئی ۱۹۹۰ء کو پیدا ہوئے، بی اے اردو کے علاوہ جامعہ فیض العلوم ٹاٹا جمشید پور بانی ادارہ حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ والرضوان سے حفظ و قرأت کی تعلیم حاصل کی۔ درس و تدریس سے منسلک ہیں۔ پرسوان پوسٹ و تھانہ رمونا، ضلع گڑھوا جھارکھنڈ (انڈیا) میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۱ اگست ۲۰۱۸ء میں کی۔ اصنافِ سخن میں حمد، نعت اور غزل پسندیدہ ہیں۔ فی الحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ۔

مجھ کو اب کیا غم ستائے مہرباں ہیں مصطفیٰ
بے قراری میں مری تسکین جاں ہیں مصطفیٰ

ای میل J4jasim786@rediffmail.com

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے زمانہ یہ حج کا حاضری کا موسم ہے
یا خدا میرے دل میں بیکلی کا موسم ہے

شہرِ مصطفیٰ جو بھی دیکھ آیا کہتا ہے
ان کی گلیوں میں ہر جا دلکشی کا موسم ہے

آپ کا بلاوا جو ان کے در سے آیا ہے
حاجیو مبارک ہو آپ ہی کا موسم ہے

جن کے پاس ہے دولت ہے جاتے شہرِ طیبہ ہیں
میں بھی جاتا پر مجھ پر غربتی کا موسم ہے

مجھکو بھی پلا دیجئے جام دید اے آقا
جانے کب سے یہ دل میں تشنگی کا موسم ہے

مجھ میں کچھ نہیں نوری یہ کرم ہے آقا کا
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"



محمد رضا نقشبندی

نام محمد رضا المصطفےٰ، تخلص رضاؔ، قلمی نام محمد رضا نقشبندی، تعلیم بی اے۔ بی ایڈ۔ کل وقتی مشغلہ خدمت خلق و خطابت ہے۔ کلاس والہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کا آغاز ۲۰۱۷ء سے کیا جا کا سلسلہ تا ہنوز جاری و ساری ہے۔ اصنافِ سخن میں نعت اور غزلیات اظہارِ ذات کے محبوب ذرائع ہیں۔ کوئی کتاب تا حال شائع نہیں ہوئی اور نہ ہی مستقل قریب میں اس کا امکان ہے۔ فیس بک کی ادبی سرگرمیوں میں خاصے متحرک ہیں۔ فیس بک پر آن لائن صوتی مشاعروں کا آغاز بھی انہیں کی اختراع ہے۔

ای میل razamustafa351@gmail.com

غزل

تیرگی کا موسم، نہ روشنی کا موسم ہے
اٹھتا ہوں جہاں سے اب جاں کنی کا موسم ہے

نثر کا زمانہ ہے نثر میں بھی کچھ لکھو
کون کہہ رہا ہے یہ شاعری کا موسم ہے

سونے والے اُٹھ جاؤ دید جانِ جاناں کو
یار آنے والا ہے رنگینی کا موسم ہے

سر نکالا کونپل نے شاخوں کی رداؤں سے
یار اس کو چھونا مت نازکی کا موسم ہے

ہم یہاں پہ آئے ہیں چند سانس تازہ لیں
آپ ہی کے موسم ہیں آپ ہی کا موسم ہے

ہر طرف بہاروں کے ہو رہے ہیں اب چرچے
آپ کا ہے مرجھائے یہ تازگی کا موسم ہے

کچھ تو فکر کر ناداں مٹنے کو حیاتی ہے
زندگی کے موسم میں بندگی کا موسم ہے



محمد شعیب اختر قادری

نام محمد شعیب اختر قادری، تخلص قادریؔ، تعلیم علم دین، پیشہ نعت مصطفیٰ۔ دھرم سنگھوا بازار سنت کبیر نگر الہند میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۸ء میں کی جس کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔ اصناف سخن میں نعت و منقبت اور غزل کو مشق سخن کے لئے محبوب خیال کرتے ہیں۔ فی الحال کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ ان کا نمائندہ شعر ہے ؎

ہجر کا غم اگر سمجھنا ہے
اُس کو چاہو جو تم کو مل نہ سکے

غزل

آؤ دل لگاتے ہیں دلگی کا موسم ہے
خوب عشق کرتے ہیں عاشقی کا موسم ہے

اُس سے کہ دو مست آوارات میں وہ ملنے اب
چاند سر پہ چڑھتا ہے چاندنی کا موسم ہے

دوست کب ہوئے آخر آپ بھی تو دشمن تھے
کیا عجیب دنیا ہے دشمنی کا موسم ہے

الوداع جہاں والو یہ سلامِ آخر لو
آج میرا دنیا میں بے بسی کا موسم ہے

ہجرتوں کے شب دیکھا زرد سے بھرے چہرے
پھر پتا چلا مجھ کو بے بسی کا موسم ہے

قبل اس کے موت آئے اور میں اس کا ہو جاؤں
آپ ہی چلے آئیں، دل کشی کا موسم ہے

مجھ کو ہو گئی حیرت چاروں سمت بارش ہے
کیوں یہ لوگ کہتے ہیں تشنگی کا موسم ہے

بیج جیسے ڈالو گے پھل بھی ویسے ہی دے گا
موسمِ خزاں جاؤ تازگی کا موسم ہے

اختر اب نیا لکھنا اور خوب ہی لکھنا
تجھ کو کون روکے گا شاعری کا موسم ہے



محمد طارق شہاب

نام محمد طارق، تخلص شہاب، تعلیم میٹرک، سرکاری ملازم تھے، اب ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں۔ لاہور سے تعلق ہے اور رہیں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۱۹۷۸ء میں کی لیکن نامساعد گھریلو ماحول کی بناء پر یہ سلسلہ ڈیڑھ سال تک ہی جاری رہ سکا۔ اِس دوران شاعرِ مزدور محترم احسان دانش کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ سیکھنے کی کوشش کی۔ دوبارہ شاعری ۲۰۱۶ء کے آخری حصے میں شروع کی جو تا حال جاری ہے۔ ہلکی پھلکی شاعری اچھی لگتی ہے اور خود بھی اسی اسلوب کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

مجھے بھی بانٹنی ہے روشنی زمانے میں
ستارہ بن کے یہاں جگمگانے آیا ہوں

غزل

جھوٹ کہہ رہے ہیں سب روشنی کا موسم ہے
روشنی کے دھوکے میں تیرگی کا موسم ہے

بن سنور کے رہنے میں اب یہ مصلحت ہے کیا
ڈھل گئی جوانی اب سادگی کا موسم ہے

صورتِ وبا یہ فن پھیلا ہے زمانے میں
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"

فائدہ نہیں ہے کچھ اس لڑائی جھگڑے میں
دوست بن کے رہتے ہیں دوستی کا موسم ہے

نسلِ نو کے ہاتھوں میں اختیار دیجیے
اب تو جان لیجیے یہ انہی کا موسم ہے

چاپلوسیوں کا دور ہے یہ، سیکھ لو یہ فن
جھوٹ کا جو ماہر ہے بس اسی کا موسم ہے

اپنی اپنی دھن میں ہے سوار اب تو ہر کوئی
ہر کسی کے بس میں اب ہر کسی کا موسم ہے

میکدے میں جا کے اب شہاب کیا کریں گے ہم
اب وہاں بھی سنتے ہیں تشنگی کا موسم ہے



محمد عبدالمجید محامد مصباحی

نام محمد عبدالمجید، قلمی نام عبدالمجید محامد رضوی مصباحی، براہی۔ سرسنڈ ضلع سیتامڑھی، بہار، الہند سے تعلق ہے اور وہیں رہائش پذیر بھی ہیں۔ شاعری کی ابتداء کب ہوئی، یہ اب اِنہیں یاد نہیں، تاہم مشقِ سخن کا سلسلہ تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ اصنافِ سخن میں حمد، نعت، منقبت اور غزل کے شیدائی ہیں اور انہیں کو اظہارِ ذات کے لئے موزوں خیال کرتے ہیں۔ کتاب فی الحال کوئی شائع نہیں ہوئی اور نہ ہی مستقبل قریب میں اس کا ارداہ رکھتے ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

ہو کرم سیّدی ﷺ محامد پر
اِس کا گردش میں ہی ستارہ ہے

غزل

دل کو میں لگاتا ہوں دل لگی کا موسم ہے
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"

حسن کا ہوا جس دم اک حسین نظارا
عشق کر لیا میں نے عاشقی کا موسم ہے

ہو گئی جدا جب سے تم نگاہ سے جاناں
زخم مٹ گئے سارے تازگی کا موسم ہے

ترک کر دیا دل سے میں نے سارے فیشن کو
ہے حیات اب سادہ سادگی کا موسم ہے

وقت یہ نہیں یارو بیر ہو کسی سے بھی
بیر کو مٹا ڈالو دوستی کا موسم ہے

ڈور جو گیا گھر سے مضطرب ہوئے بچے
بولے اب چلے آؤ واپسی کا موسم ہے

پھول ہیں کھلے سارے میرے گھر کے آنگن میں
بج رہی ہے شہنائی دلکشی کا موسم ہے

پُرفتن زمانہ ہے احتیاط ہے لازم
پھونک کر قدم رکھئے گھر ہی کا موسم ہے



محمد ایاز بسمل

نام ملک خان، تخلص ایاز بسمل، تعلیم ایف۔ اے۔ ضلع خوشاب سے تعلق ہے اور ناڑی شمالی خوشاب میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری سے لگاؤ بچپن ہی سے تھا۔ باقاعدہ اردو شاعری کا آغاز ۲۰۱۶ء سے اور پنجابی سرائیکی شاعری کا آغاز ۲۰۱۸ء سے کیا۔ ابھی تک کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اِن کا نمائندہ شعری ہے۔

جنازے خواہشوں کے دیکھ کر بسمل
فنا و زیست کی ماری بقا روئی

غزل

دلربا نظارے ہیں دل لگی کا موسم ہے
عشق کے جزیروں میں عاشقی کا موسم ہے

جب سے آ بسا میرے گھر میں چاند کا ٹکڑا
تب سے میرے آنگن میں چاندنی کا موسم ہے

آنکھ سے گھٹائیں تو ہر گھڑی برستی ہیں
دشتِ دل میں پھر بھی کیوں تشنگی کا موسم ہے

چیختی دعاؤں کو روز میں بتاتا ہوں
ہر طرف خموشی ہے، خامشی کا موسم ہے

وقت کے فسانوں میں گمشدہ تھا کب سے میں
خود کو ڈھونڈ لایا ہوں آگہی کا موسم ہے

یوں بیاں نہ کر بسمل پیار کی کہانی کو
بات پھیل جائے گی مخبری کا موسم ہے



منور جہاں منور

نام سیدہ منور جہاں زیدی، قلمی نام منور جہاں منور، تعلیم ایم ایس سی، سوشل میڈیکل آفیسر رہ چکی ہیں اور اب ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہی ہیں۔ کینیڈا میں مقیم ہیں۔ اردو ادب سے بچپن ہی سے لگاؤ رہا ہے۔ شاعری میں خصوصی دلچسپی رکھتی ہیں۔ اصنافِ سخن میں ابلاغ کا محبوب ذریعہ غزل ہے۔ دو کتابیں "داستان" اور "سلسلۂ رنگِ عقیدت" شائع ہو چکی ہیں۔ مستقبل قریب کی متوقع کتابوں میں "منزلِ عشق"، "گلہائے رنگ رنگ" اور ایک اور شاعری کا مجموعہ شامل ہے جس کا نام ابھی رکھنا باقی ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے۔

بہت حسین ہے تیرے خیال کی دنیا
جہاں پہ کوئی نہ تھا ہم وہاں بھی ہو آئے

غزل

ہے وہی خیالوں میں مے کشی کا موسم ہے
لگ رہا ہے پھر بھی کیوں تشنگی کا موسم ہے

دل بھی گنگناتا ہے موہنی اداؤں سے
"روز شعر کہتی ہوں شاعری کا موسم ہے"

آج پھر خیالوں میں بس گئے ہو تم میرے
جھوم جھوم جاتی ہوں دل لگی کا موسم ہے

جو بھی عہد و پیماں تھے یاد ہیں کہاں اس کو
مجھ کو یاد ہیں لیکن آگہی کا موسم ہے

جب بھی آئینہ دیکھوں تم مجھے نظر آؤ
حال میرا مت پوچھو بے بسی کا موسم ہے

ڈرتی ہوں میں دنیا سے اس کی ہے نظر کالی
ورنہ جی تو کہتا ہے دل لگی کا موسم ہے

تم عجب منوّر ہو رازِ دل نہیں رکھتیں
احتیاط کر رکھنا بے خودی کا موسم ہے



محمد خلیل الرحمٰن خلیل

نام محمد خلیل الرحمٰن، تخلص خلیل، تعلیم ایم اے، ایم ایڈ، ایل ایل بی ہے تاہم روزگار کے لیے تعلیم و تدریس کے شعبے سے وابستہ ہیں۔ اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کا آغاز ۲۰۱۰ء میں کیا جو ہنوز جاری ہے۔ اصنافِ سخن میں حمد، نعت، غزل اور فکاہیہ نظمیں وغیرہ ابلاغ کا پسندیدہ ذریعہ ہیں۔ حمد و نعت پر مشتمل شاعری کا ایک مجموعہ ''نورِ حرا'' شائع ہو چکا ہے۔ ان کا نمائندہ شعر ہے ؎

قرآن پڑھ کے دیکھ اطاعت کے واسطے
ذکرِ رسول ﷺ ملتا ہے ذکرِ خدا کے ساتھ

ای میل muhammadkhalilr6@gmail.com

غزل

سرکشی کا موسم ہے، خودسری کا موسم ہے
غیر کی دلوں پر جلوہ گری کا موسم ہے

چارہ گر کے ہر گھر میں روشنی کا موسم ہے
چشم تر دعا مانگو، بے کسی کا موسم ہے

ٹیکس ہر کسی پر تُو کیوں لگائے جاتا ہے؟
کیا وطن میں تیری مردانگی کا موسم ہے؟

برف کی سَروں پر اب چادریں نظر آئیں
بچیوں پہ لگتا ہے چاندنی کا موسم ہے

ہر طرف لُٹیرے ہیں، یرغمال میرا دیس
اس کو خود بچا یارب، بے بسی کا موسم ہے!

لوگ اب خطِ غربت سے تلے گرے جائیں
حکمراں ترے حال بھی کچھ کمی کا موسم ہے!

احترام بوڑھوں کا آج کل ہوا نایاب
کیوں خلیل اخلاق کمتری کا موسم ہے؟



محمد ظہیر قندیل

نام محمد ظہیر، تخلص قندیلؔ، تعلیم ایم اے اُردو۔ تعلق راولپنڈی سے ہے تاہم بسلسلۂ روزگار حسن ابدال میں رہائش پذیر ہیں۔ درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ اب تک ایک کتاب ’’معرکۂ بڈھ پیر کا ہیرو‘‘ شائع ہو چکی ہے، جس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اب تک گیارہ ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے۔ مستقبل میں ایک طنز و مزاح پر مبنی کتاب اور ایک شاعری کا مجموعہ شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ اصنافِ سخن میں غزل پسندیدہ صنفِ سخن ہے۔ ۸۰ء کی دھائی سے مشقِ سخن فرما رہے ہیں۔ نمائندہ شعر ہے ۔

زندگی نے رُلایا بہت ہے
اس لئے مسخرے بن گئے ہیں

ای میل quindeel@gmail.com

غزل

شانتی کا موسم ہے، آشتی کا موسم ہے
دشمنی بھلا کر آ! دوستی کا موسم ہے

دے گیا تسلی بھی، حکمران بوڑھے کو
اُف ترا جواں بیٹا! خودکشی کا موسم ہے

ناچتے رہو تم بھی، ہاتھ کے اشاروں پر
نت نئے مداری کی ڈگڈگی کا موسم ہے

اب کہاں نئے کپڑے، اب کہاں نئے جوتے
جب سے وہ گیا ہے، اک سادگی کا موسم ہے

کون ہے جو اب اس کا خوف دور کرتا ہے؟
آ گیا ہے ساون پھر، چھپکلی کا موسم ہے

اب خزاں کا ڈر ہی نہیں، مرے دل میں
سانولی سلونی سی کامنی کا موسم ہے

کاش! اک مہینا ہو، سکھ ہی سکھ ملیں سب کو
کہہ اٹھیں فرشتے بھی، آدمی کا موسم ہے

زعفران کھلتا ہے، اس مہینے میں
کچھ ہنسو ہنساؤ یارو! یہ ہنسی کا موسم ہے

کوہ سار ہے، یادیں ہیں، گھٹا بھی ہے
چھیڑ دے پرانی دھن، بانسری کا موسم ہے



الحاج نذیر حسین بھٹی

نام نذیر حسین، تخلص نذیرؔ، قلمی نام الحاج نذیر حسین بھٹی، تعلیم ہشتم، عرائض نویسی کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ موضع کرماڑہ، تحصیل حویلی، ضلع پونچھ، جموں وکشمیر، انڈیا سے تعلق ہے اور وہیں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۲۰۱۸ء میں کی جو تا حال جاری ہے۔ اصنافِ سخن میں حمد، نعت، منقبت، غزل کو اظہار کا پسندیدہ ذریعہ سمجھتے ہیں۔ گوجری زبان میں ایک کتاب "چٹنی" کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ آنے والی کتابوں میں اُردو شاعری پر مشتمل کتابیں "گلدستۂ نعت"، "دردِ دل"، "سوزِ جگر" اور "آرزو" شامل ہیں۔ ان کا نمائندہ شعر ہے۔

ہم زمانے میں جو اُبھرے تو ہوئے خستہ نذیرؔ
ہے سرائے غیر موزوں دل لگانے کے لئے

غزل

میکشوں کی محفل میں میکشی کا موسم ہے
چار سو اندھیرا ہے تیرگی کا موسم ہے

دل اداس رہتا ہے بے بسی کا موسم ہے
روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے

وہ تو روز کہتے ہیں دل لگی کا موسم ہے
دل سے دل ملا جاؤ دلبری کا موسم ہے

اس جہان فانی میں ہے نہیں کوئی اپنا
چار دن حیاتی ہے دلکشی کا موسم ہے

ادھر بھی مصیبت ہے ادھر بھی مصیبت ہے
کہہ رہا ہے کون یہ اب بہتری کا موسم ہے

لوٹ ہے مچائی ہوئی ہم نے جدھر دیکھا ہے
اب تو ایسا لگتا ہے راہزنی کا موسم ہے

تم کس کی یادوں میں کھوئے نذیرؔ رہتے ہو
اب ہماری یادوں پر تازگی کا موسم ہے

غزل

ساون کا مہینہ ہے تشنگی کا موسم ہے
یار پاس بیٹھے ہیں اور خوشی کا موسم ہے

دل کی یہ تمنا ہے تیرا ذکر ہو تیرا ہر پل
روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے

پاس ہیں میرے بیٹھے بات تک نہیں کرتے
روبرو وہ میرے ہیں بے رخی کا موسم ہے

وہ جدا ہوئے جب سے دل نہیں یہ لگتا ہے
کہہ دیا تھا آ جاؤ واپسی کا موسم ہے

سچ ہے کہہ گیا کوئی چار دن کی زندگی ہے
اپنے سارے ہیں لیکن بے بسی کا موسم ہے

تم جو پاس بیٹھے ہوں روشنی ضرورت کیا
چار سو اجالا ہے چاندنی کا موسم ہے

ڈر سا دل کو لگتا ہے ہر جگہ نذیر اب تو
جس طرف نگاہ ڈالیں دشمنی کا موسم ہے



نادیہ سحر

نام نادیہ سحر، تخلص سحرؔ، تعلیم بی اے، ملتان میں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۱۹۹۸ء میں کی جو تا حال پورے زور و شور سے جاری ہے۔ اصناف سخن میں حمد، نعت، سلام، منقبت، غزل، نظم، طنز و مزاح میں طبع آزمائی کرتی رہتی ہیں۔ کتاب فی الحال کوئی شائع نہیں ہوئی تاہم ایک شعری مجموعہ زیرِ اشاعت ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

تو نے دُکھتا ہوا دل ، اور دُکھا ڈالا ہے
ایسے ہوتے ہیں مسیحا ؟ یہ مسیحائی ہے؟

ای میل ایڈریس nadiasahar7500@gmail.com

غزل

بے قرار دھڑکن ہے، بے خودی کا موسم ہے
کچھ سمجھ نہیں آتا، بے کلی کا موسم ہے

ایک شعر تم لکھو، ایک شعر میں لکھوں
آؤ اک غزل کہہ لیں، شاعری کا موسم ہے

یہ شجر محبت کا زرد ہو نہیں سکتا
اک تمہارے ہونے سے زندگی کا موسم ہے

مان کیوں نہیں لیتے تم خلوصِ دل میرا
مت خفا رہو مجھ سے دوستی کا موسم ہے

جھانک کر ان آنکھوں میں پڑھ لو میرے دل کی بات
پھر کبھی نہ کہنا تم ان کہی کا موسم ہے

ہر گھڑی خیالوں میں ہم کلام رہتے ہیں
پھر بھی مل نہیں پاتے بے بسی کا موسم ہے

روز میں دعاؤں میں تجھ کو یاد کرتی ہوں
پھول ہیں مرادوں کے، بندگی کا موسم ہے

زندگی کی ہر خواہش تیرے نام کر دی ہے
ایک تیرے ہونے سے ہر خوشی کا موسم ہے

رتجگے کا عالم ہے کیوں سحر نہیں ہوتی
اب بھی میری آنکھوں میں خواب ہی کا موسم ہے



نازمظفر آبادی

نام محمد شفیع ناز، نازؔ مظفر آبادی، تعلیم گریجویشن (بی اے)، ملازمت کرتے رہے ہیں، اندرون ملک بھی اور بیرون ملک بھی۔ مظفر آباد، آزاد کشمیر میں سکونت ہے۔ شاعری کی ابتداء لڑکپن (آٹھویں جماعت) سے ہوئی۔ اصنافِ سخن میں اظہار کا بہترین ذریعہ حمد، نعت، غزل، نظم، قطعہ، قومی شاعری وغیرہ کو ٹھہراتے ہیں۔ اب تک چھ شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں، دو مجموعے زیرِ اشاعت ہیں، سعودی عرب سے ایک ادبی مجلہ "شعر و سخن انٹرنیشنل" (۲۵۰ تا ۳۰۰ صفحات) کا اجراء کیا جس کے ۵ شمارے شائع ہو چکے ہیں، "ناز مظفر آبادی۔ حیات و فن" کے نام سے ایم فل کا مقالہ لکھا جا چکا ہے، مزید ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر تحقیق ہو رہی ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

اِک عمر سے تھا شعر کا مفہوم منتشر
پھر یوں ہوا کہ اس سے ملاقات ہوگئی

ای میل Muhammad shafi708@gmail.com

غزل

دلکشی ہے، ساون ہے، تازگی کا موسم ہے
اِن دنوں طبیعت پر، شاعری کا موسم ہے

جھومتی گھٹائیں ہیں، گنگناتی ندیاں ہیں
سرکشی کا عالم ہے، بے خودی کا موسم ہے

ہم نے یہ سبق سیکھا، ہجرتی پرندوں سے
اہلِ دل کا ہر موسم، دلبری کا موسم ہے

سوچیے محبت کا اس جہاں میں کیا ہو گا
نفرتوں کی دلدل ہے، دشمنی کا موسم ہے

عدل کی توقع بھی کس طرح کرے کوئی
منصفی پہ پہرے ہیں، بے بسی کا موسم ہے

رحمتوں کی بارش ہے، دلفریب وادی میں
کاش تم بھی آجاتے، عاشقی کا موسم ہے

دشمنی کے سب موسم نازؔ اب کرو رخصت
دوستی کرو صاحب، دوستی کا موسم ہے



نور پاتوری

نام نور احمد، تخلص پاتوری، قلمی نام نور پاتوری، تعلیم میٹرک، درس و تدریس کے پیشے سے وابستہ رہے ہیں، ان دنوں ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اکولہ مہاراشٹر، بھارت سے تعلق ہے اور وہیں رہائش پذیر ہیں۔ شاعری کی ابتداء ۱۹۶۸ء میں کی جو تا حال جاری ہے۔ اصنافِ سخن میں حمد، نعت، غزل اور نظم کو اظہار کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ حمد و نعت اور ارکانِ خمسہ کی طویل نظموں کا مجموعہ "امانت" اور شاعری کا ایک اور مجموعہ "گرد باد" کے نام سے شائع ہوا۔ مجموعۂ غزلیات "صبحِ نو" کے نام سے شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کا نمائندہ شعر ہے۔

کل مرے آنگن میں آیا کھیلتا اک گرد باد
خط کے پرزے پھاڑ کر پھینکے ہوئے لوٹا دیے

ای میل noorpaturi505@gmail.com

غزل

یوں نہ آگ سے کھیلو، کم سنی کا موسم ہے
تم فریب کھاؤ گے سادگی کا موسم ہے

دورِ تیز رفتاری، اور جاگتی آنکھیں
قوم پر مری چھائی مردنی کا موسم ہے

ساتھ دو گھڑی بیٹھیں ٹوٹ کر گلے مل لیں
آج عید کا دن ہے اور خوشی کا موسم ہے

بات کا بزرگوں کی کچھ اثر نہیں ہوتا
نوجواں دماغوں میں برتری کا موسم ہے

راج تھا اندھیروں کا، کفر و شرک پھیلا تھا
نورؔ تیری آمد سے روشنی کا موسم ہے



نوید ظفر کیانی

نام نوید کیانی، تخلص ظفر، تعلیم ایم ایس سی (کمپیوٹر سائنس)، پشتینی تعلق
کنٹیام، گوجر خان سے ہے تاہم رہائش اسلام آباد میں اختیار کیے ہوئے
ہیں۔ایک نیم سرکاری ادارے میں ملازمت کر رہے ہیں۔شاعری کی ابتدا
بچپن سے ہوئی۔ پسندیدہ اصنافِ سخن میں حمد، نعت، غزل، لمرک، ہائیکو،
قطعات، انشائیہ، فکاہیہ مضمون، ڈرامہ وغیرہ شامل ہیں۔"ارمغانِ
ابتسام" کے نام سے ایک طنز و مزاح پر مبنی دو ماہی برقی مجلّہ بھی جاری کر رکھا
ہے۔شاعری کی بہت سی برقی کتابیں شائع ہو چکی ہیں، جن میں جہانِ دگر،
اور بارش ہو، ڈنکے کی چوٹ، ڈھول کا پول، زبان درازیاں، کھری کھری،
دگڑ دگڑ وغیرہ شامل ہیں۔

ای میل nzkiani@gmail.com

غزل

رنگ و بو کا میلہ ہے، نغمگی کا موسم ہے
گلستاں کی محفل میں شاعری کا موسم ہے

دور تک فضاؤں میں سنسنی سی پھیلی ہے
آندھیوں سے پہلے کی خامشی کا موسم ہے

سب پھسلتے جاتے ہیں حوصلوں کی مٹھی سے
وقت کے بگولوں میں بے بسی کا موسم ہے

بے یقینی ایسی ہے ڈر رہے ہیں خود سے بھی
اِک عذاب ہے، یہ جو آگہی کا موسم ہے

اُس گلی کے رنگ و بو جیسے کل جہاں میں ہوں
اُس گلی سے نکلے تو بے گھری کا موسم ہے

کیوں صبا خرامی کا کنج خاص ہے مرکز
یہ بہار، ہر پتے، ہر کلی کا موسم ہے

حسرتوں نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیے ہوں گے
دل کی آنکھ سے دیکھیں، آپ ہی کا موسم ہے

ہر طرف سے منزل کے آ رہے ہیں پیغامات
راستوں کے گنجل ہیں، گمرہی کا موسم ہے

عشق کس کو کہتے ہیں کیا خبر پجاری کو
دلبری کا موسم بھی بت گری کا موسم ہے

غزل

شیخ جی کی دوڑیں ہیں، گائکی کا موسم ہے
سالِ نو کے ماڈل کی حاضری کا موسم ہے

قوم سے کرپشن کی سلوٹیں نکلنی ہیں
لانڈری میں ڈھلنا ہے، استری کا موسم ہے

ہر کوئی دکھاتا ہے پینترے سیاست کے
کارواں ہے اور وہمِ رہبری کا موسم ہے

یہ اپوزیشن ہے بھان متی کا کنبہ
بوزنے کا غوغا ہے، باندری کا موسم ہے

سلب ہو گئی پھر سے بھونکنے کی آزادی
بولتی پہ پہرے ہیں، راتی کا موسم ہے

ایک مدت سے اپنے ایک سے ہیں روز و شب
لگ رہا ہے کہ جیسے جنتری کا موسم ہے

خانگی اسیری کے جشن ہر سو جاری ہیں
ہر طرف ہیں باراتیں، ہتھکڑی کا موسم ہے

اب تو صحن میں پھرتی مرغیاں نہیں کٹتیں
اب مہمانداری بھی بیکری کا موسم ہے

سانپ کی طرح وہ بھی ہر طرف سے نکلے ہیں
گویا کن کھجوروں کی کینچلی کا موسم ہے

ہیں ظفر نوا پیرا، بلبلیں بھی کوّے بھی
ہر طرح کی بولی ہے شاعری کا موسم ہے



نیّرؔ جونپوری

نام شاہد الحق شاہد، قلمی نام نیّرؔ جونپوری، جونپور، اتر پردیش، انڈیا میں رہائش پذیر ہیں۔ ایم اے و فاضلِ دینیات کر رکھا ہے۔ مصروفیات تعلیم و شعر و شاعری ہے۔ آغاز شاعری دورانِ طالب علمی میں ہی کر دیا تھا جو تاحال جاری ہے۔ اِن کے پسندیدہ شاعر احمد فراز، پروین شاکر، منور رانا وغیرہ ہیں۔ استاد باقاعدہ طور پر کوئی نہیں مگر جن سے جو سیکھا انہیں غائبانہ استاد تسلیم کرتا ہوں۔ کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تاہم ایک مجموعۂ کلام نغمات الاسرار و گلدستہ نعت زیرِ طبع ہے۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

یارب دعا ہے دولتِ افکار بخش دے
دل کو ہمارے الفتِ سرکار بخش دے

غزل

خوب یاد آتے ہو دل لگی کا موسم ہے
"روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے"

چھوڑ کر گئے جب سے تنہا تنہا رہتا ہوں
نیند بھی نہیں آتی بیخودی کا موسم ہے

آج رات کی محفل سونی سونی تھی بالکل
یاد تم بہت آئے میکشی کا موسم ہے

گنگناتے رہتے ہو اب بھی پاس میں میرے
کچھ تو اب سنا جاؤ نغمگی کا موسم ہے

آج کس کی آمد ہے؟ کیسے یہ اُجالے ہیں؟
جس طرف نظر ڈالا دلکشی کا موسم ہے

آجکل دکھاوے کا ہر طرف تو فیشن ہے
خود زباں سے کہتا ہے ہے آگہی کا موسم ہے

ساحلِ سمندر پر بیٹھ کر کے تو فیّر
ہر کسی سے کہتا ہے تشنگی کا موسم ہے



ہاشم علی خان ہمدم

نام ہاشم علی خان، تخلص ہمدم، تاریخ پیدائش ۷ر جولائی ۱۹۷۳ء کو دنیا میں تشریف لائے۔ تعلیم ایم اے (اردو، انگریزی)، ایجوکیشن، (پی ٹی سی، سی ٹی، بی ایڈ) وغیرہ ہیں۔ درس وتدریس (اردو، انگلش، ایجوکیشن، تربیت کار اساتذہ) سے وابستہ ہیں اور مستقل طور پر ایف جی ڈگری کالج واہ کینٹ میں لیکچرار اردو کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ رہائش خودہ تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک، پنجاب، پاکستان میں ہے۔ شاعری ۱۹۹۲ء میں کالج دور سے شروع کی۔ اصناف سخن میں حمد، نعت، سلام، منقبت، غزل، نظم، طنز ومزاح پر طبع آزمائی فرما چکے ہیں۔ مختصر شعری مجموعہ "موج غزل" شائع ہو چکا ہے۔ حمد، نعت، منقبت، سلام منتخب دیوان اور غزلیات پر مشتمل ڈیڑھ درجن کتب زیرِ اشاعت ہیں۔ نمائندہ شعر ہے ؎

یہ کس نے مجھ پہ محبت کا دم کیا ہوا ہے
کہ اپنے آپ سے ملنا بھی کم کیا ہوا ہے

ای میل ایڈریس itshamdam@mail.com

غزل

حرف حرف خوشبو ہے، تازگی کا موسم ہے
میری زندگی ہے تو، شاعری کا موسم ہے

دل مرا قلندر ہے، عشق کا سمندر ہے
زندگی کے میلے میں بے خودی کا موسم ہے

طور ہے محبت کا، نور ہے عقیدت کا
ہم کلام! خاموشی! ان کہی کا موسم ہے

بامراد ہوں میں بھی، عشق زاد ہوں میں بھی
آؤ میرے حجرے میں مرشدی کا موسم ہے

صبح تیری آنکھیں ہیں، شام تیری زلفیں ہیں
تو الف سے ے تک ہی شاعری کا موسم ہے

سرد سرد ہونٹوں پہ برف کا الاؤ ہے
موڈ ہے محبت کا یا مری کا موسم ہے

انگ انگ سبزہ ہے، دل پہ کس کا قبضہ ہے
خواہشوں کی وادی میں کس ندی کا موسم ہے

کتنے شوخ جذبوں کو پیرہن میں رکھتا ہے
یہ جو تیرے چہرے پر سادگی کا موسم ہے

ایک تیری چاہت نے دل سنبھال رکھا ہے
چار سو چراغاں ہے، روشنی کا موسم ہے

دھوپ، رنگ، ساون کا امتزاج اچھا ہے
کاسنی دوپٹے پر چاندنی کا موسم ہے

دشت ہے سرابوں کا، ہم حنوط بیٹھے ہیں
مصر کی ہوائیں ہیں، ساحری کا موسم ہے

ہر کلی محبت سے جھوم جھوم اٹھی ہے
تتلیوں کے جھرمٹ میں بے کلی کا موسم ہے

خواب کے جزیروں سے کس کی یاد آتی ہے
میرے گھر کی کھڑکی میں کس گلی کا موسم ہے

بے سبب اداسی میں پھول کھل نہیں سکتے
تیرے مسکرانے سے یہ ہنسی کا موسم ہے

شاعری قیامت کی پیش گوئی ہے ہمدم
آج کل زمانے میں آگہی کا موسم ہے

غزل

کون، کس کی سنتا ہے؟ کب کہی کا موسم ہے؟
ہر کسی کی مرضی ہے، ہر کسی کا موسم ہے

ضبط ہے اناؤں میں، حبس ہے فضاؤں میں
جبر کے شکنجے میں بے بسی کا موسم ہے

آگ پھانکتے ہیں ہم، زہر چوستے ہیں ہم
آج کل تو قسطوں میں خودکشی کا موسم ہے

جھوٹ کی عدالت میں، مدعی گواہ بھی ہے
چپ رہیں تو کیسے ہم؟ گفتنی کا موسم ہے

جنگلوں کا راوی بھی چین لکھ رہا ہو گا
امن فاختائیں ہیں ، آشتی کا موسم ہے

برف جم گئی ہے یا ہڈیوں میں پانی ہے
کیوں چنار وادی میں بے حسی کا موسم ہے

امن کی عجب خواہش جاگ اٹھی ہے لشکر میں
سرحدوں سے پہلے ہی بزدلی کا موسم ہے

ظلمتیں نہیں مٹتیں، صبحیں کیوں نہیں ہوتیں؟
کیا یہی ہے آزادی ؟ روشنی کا موسم ہے؟

وقت کے جھمیلے میں جی مرا نہیں لگتا
بے مراد ہستی میں بے دلی کا موسم ہے

بھیگی بھیگی سڑکوں پر کیٹ واک جاری ہے
چال ہے حسینوں کی ، تشنگی کا موسم ہے

رنگ روپ اچھا ہے، ذائقہ بھی میٹھا ہے
باثمر درختوں پر چاشنی کا موسم ہے

کیا دیا محبت کا ہم جلائیں گے ہمدم
دھند ہے، اندھیرا ہے، تیرگی کا موسم ہے



ہریرہ شہزاد وارثی

نام ہریرہ شہزاد وارثی، تخلص ہریرؔہ، ولدیت خلیل احمد وارثی، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی سے ایم اے اردو کر رکھا ہے، سکول آف لرننگ، کمہار دوبی، شبلی باڑی میں اسسٹنٹ ٹیچر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ املی تالاب، چپانہ کلٹی، مغربی بنگال، ہندوستان میں رہائش پذیر ہیں۔ منصور نقیب نقشبندی اور معراج احمد معراج سے شرفِ تلمذ ہے۔ اصنافِ سخن میں حمد، نعت، منقبت، غزل، نظم، گیت، قصیدہ، سپاس، رباعی اور قطعات کو اظہار کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ ایک نعتیہ مجموعہ "بابِ معرفت" اور غزلوں کا ایک مجموعہ "گوہرِ دل" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ اِن کا نمائندہ شعر ہے ؎

ہجوم میں بھی نہ دشوار ہو تری پہچان
تو مثلِ روشنی خود میں اُبھار پیدا کر

غزل

چاند میرا نکلا ہے چاندنی کا موسم ہے
شب حسیں لہکتی ہے آتشی کا موسم ہے

آج مجھ کو کھونے دے بے خودی کا موسم ہے
یاد اس کی لے آئی عاشقی کا موسم ہے

دل کا ہو گیا میرا آج ہے چمن شاداب
موسمِ بہار آیا تازگی کا موسم ہے

بارشِ محبت میں ڈھل گئی فضا ساری
کیا حسین نظارہ ہے دل کشی کا موسم ہے

دل مرا تڑپتا ہے اشک بہنے لگتے ہیں
یاد جب بھی آتا وہ رخصتی کا موسم ہے

وہ مرے تصور میں روز روز آتے ہیں
روز شعر کہتا ہوں شاعری کا موسم ہے

جلد ہی کرے گا وہ جام وصل سے سیراب
جا رہا ہے یہ اب تشنگی کا موسم ہے

مشتری ہوشیار باش

کتاب کا نام	موجِ غزل کتابی سلسلہ نمبر ۱۷۱۔
تدوین و تصنیف	نوید ظفر کیانی۔
وضاحت	فیس بک عالمی ادبی گروپ موج غزل کے "موج غزل طرحی مشاعرہ" رنگ کے تحت منعقدہ مشاعرہ نمبر ۱۷۱ بتاریخ ۲۷ جولائی ۲۰۱۹ء پر مبنی برقی کتاب، جو معروف شاعر جناب ضیاء شہزاد کے طرحی مصرع "روز شعر کہتا ہوں، شاعری کا موسم ہے" پر منعقد کیا گیا۔ شعراء کی فہرست اُن کے ناموں کی "حروف تہجی" کی ترتیب سے مرتب کی گئی ہے۔
کاپی رائٹ	جملہ حقوق بحق منتظمینِ موج غزل محفوظ۔
اجازت	اس کتاب کو حوالہ جات یا غیر کاروباری نقطۂ نظر سے استعمال کیا جاسکتا ہے یا اس کا اشتراک کیا جاسکتا ہے تاہم اس میں کسی قسم کی کانٹ چھانٹ یا اس کی شکل تبدیل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کے لئے گروپ منتظم کی پیشگی اجازت ضروری ہے۔
منتظمین	ہاشم علی خان ہمدم، نوید ظفر کیانی، روبینہ شاہین بیناؔ، قدسیہ ظہورؔ، نادیہ سحرؔ۔
صفحات	۲۲۵
سال اشاعت	۲۰۱۹ء
پبلشر	مکتبۂ ارمغانِ ابتسام۔
ویب سائٹ	http://archive.org/details/@nzkiani
فیس بک	http://www.facebook.com/groups/1736109056634616
برقی ڈاک	mudeer.ai.new@gmail.com

موجِ غزل کے ماہانہ پروگرام

ہر ماہ نئے رنگ

موجِ غزل عالمی مشاعرہ

پہلا ہفتہ	طرحی مشاعرہ (کلاسک، جدید رنگ)
دوسرا ہفتہ	ردیفی مشاعرہ (پابند ردیف رنگ)
تیسرا ہفتہ	طرحی مشاعرہ (موج غزل رنگ)
چوتھا ہفتہ	ردیفی مشاعرہ (منفرد ردیف رنگ)

ان شاء اللہ

مکتبۂ ارمغانِ ابتسام